استفادہ

www.shakeelsarosh.com

شکیل سروش

نہ ہم پارس کا ٹکڑا ہیں، نہ بیدلؔ کیمیا گر ہیں
مگر دشتِ ہنر کی خاک کو سونا بناتے ہیں

(بیدل حیدری)

استفادہ

(علم العروض)

www.shakeelsarosh.com

شکیل سروش

ادب و ثقافت، انٹرنیشنل
Adab-o-Saqafat, International
P.O.Box 210131, Milwaukee, WI-53221, USA.
Phone: +414-748-6000, +414-748-5000
Adab-o-Saqafat.com

جملہ حقوق بحق ادب وثقافت محفوظ©

اشاعت : 2015
کتاب : استفادہ
شاعر : شکیل سروش
تزئین : عبدالحفیظ
قیمت : 200 روپے
مطبع : بی پی ایچ پرنٹرز، لاہور

www.shakeelsarosh.com

Ankh Ke Dehleez

by

Shakeel Sarosh

Edition - 2015

زیر اہتمام

اَدب وثقافت، انٹرنیشنل
Adab-o-Saqafat, International
Facebook/shakeel.sarosh
Facebook/Adab-o-Saqafat
www.adab-o-saqafat.com

ناشر

مثال پبلشرز رحیم سینٹر پریس مارکیٹ امین پور بازار فیصل آباد، پاکستان
Phone:+92-41-2615359, Cell:0333-9933221
E-mail: misaalpb@gmail.com

شوروم

مثال کتاب گھر، صابریہ پلازہ، گلی نمبر 8، منشی محلّہ، امین پور بازار، فیصل آباد

انتساب

اپنی شریکِ حیات

صائمہ سروش

کے نام

ایک دن غور سے دیکھا تھا ترے چہرے کو
آج تک ڈھونڈتا پھرتا ہوں میں آنکھیں اپنی

(بیدل حیدری)

فہرست

❑ پندنامہ (فصیح الملک نواب مرزا داغ دہلوی بہ وساطت جناب ڈاکٹر بیدل حیدری) 9

- ابتدا 14
- چند الفاظ کی تکنیکی وضاحت 17
- ترتیبِ حروف 20
- کچھ اجزائے ارکان کے بارے میں 34
- ارکانِ افاعیل اجزائے ارکان کی ترتیب سے 38
- ارکان اور ان کے ہم وزن الفاظ 41
- سالم ارکان کی کثیر استعمال مزاحف ارکان 45
- زحافات 48
- بحور 58
- بحور کا تجزیہ 60
- بحرِ متقارب 61
- بحرِ متدارک 71
- بحرِ مجتث 80
- بحرِ ہزج 85

- بحرِ رمل 96
- بحرِ خفیف 108
- بحرِ مضارع 113
- بحرِ رجز 121
- بحرِ منسرح 131
- بحرِ مقتضب 137
- بحرِ طویل 141
- بحرِ مدید 143
- بحرِ بسیط 145
- بحرِ کامل 149
- بحرِ جدید 154
- بحرِ سریع 158
- بحرِ قریب 164
- بحرِ وافر 170
- بحرِ مشاکل 173
- رُباعی 177
- رُباعی کے اوزانِ اخرب 182
- دائرۂ اخرب 184
- رُباعی کے اوزانِ اخرم 185
- دائرۂ اخرم 187

پندنامہ

(فصیح الملک نواب مرزا داغؔ دہلوی بہ وساطت جناب ڈاکٹر بیدل حیدری)

اصل میں یہ پندنامہ ہے جنابِ داغ کا
وزن کو بدلا ہے میں نے اور آساں کر دیا
اپنے شاگردوں کی خاطر میں نے کوشش کی ہے یہ
تاکہ وہ سمجھیں بخوبی کیا ہے بے جا کیا بجا
شعرگوئی میں یہ باتیں ہوں سدا پیشِ نظر
ورنہ ساری شاعری بے سود ہے اور بے مزا
یہ کہ ایطائے جلی آ جائے مطلع میں اگر
یہ بڑا ہے نقص کہتے ہیں سخن داں برملا
فارسی عربی کے جو الفاظ اُردو میں لکھیں
حرفِ علت کا گرانا ہے نہایت ہی بُرا
ہو الف گر وصل تو کوئی نہیں ہے عیب یہ
اور اس کا لفظ اُردو میں بھی گرنا ہے روا

جس میں گنجلک ہو ذرا سی بھی وہ گھٹل ہے کلام
وہ کنایہ خوب جو تصریح سے بھی ہو سوا
گو یہ اُردو ہے پرانی پھر بھی اتنا ہو خیال
رنگ اس کا پہلے کی نسبت ہے اب بدلا ہوا
لفظ نہ اور کہ میں یوں ہی ہ اگر شامِل رہے
اس غلط انداز کو یکسر غلط مانا گیا
جوہری نقد سخن کو بھی پرکھتے ہیں یہاں
وہ سخن ہی مستند ہے جو کسوٹی پر چڑھا
بعض الفاظ آئے ہیں جو ایک ہی معنی میں دو
ایک کو رکھا ہے قائم ایک کو چھوڑا گیا
ہو گئے متروک الفاظ اب جچتے نہیں
اگلے لوگوں کی زباں پر گو وہ دیتے تھے مزا
ہے بُری تعقید لیکن یہ کہیں اچھی بھی ہے
ہے اگر بندش مناسب تو نہیں ہے یہ بُرا
شعر میں حشو و زوائد بھی تو لگتے ہیں بُرے
ایسی بھرتی کو کبھی اچھا نہیں سمجھا گیا
خوب ہو گر استعارہ خوب ہو تشبیہ بھی
پھر یقیناً شعر کا بھی لطف ہوتا ہے سوا

اِصطلاح و مثل اچھی اور بندش ہو حسیں
چاہیے پھر روزمرہ ہو فصاحت سے بھرا
ہے اضافت بھی ضروری ہاں مگر ایسی نہ ہو
تین بار آئے جو مصرع میں مسلسل اور سوا
جو اضافت کے قوائد عطف کے بھی ہیں وہی
یہ بھی گر آئے تسلسل سے تو لگتا ہے بُرا
لف و نشر آئیں مرتب تو بہت اچھا ہے یہ
گر نہ ایسا ہو سکے تو پھر بھی مانا ہے بجا
جو طبیعت کو نہ بھائے وہ نہیں اچھی ردیف
قافیہ ڈھب کا نہ ہو تو شعر بھی ہے بے مزا
ایک مصرع میں ہو تم اور دوسرے والے میں تو
یہ شتر گربہ ہوا اور اس سے بچنا ہے بھلا
چند بحریں ہیں فقط جن کا رواج اُردو میں ہے
فارسی عربی میں لیکن ہیں کہیں ان سے سوا
شاعری میں ہے ضرورت ان کی شاعر کو بہت
جو بھی ان بحروں کو سمجھے وہ سخنور ہی بڑا
چست بندش ہو نہ گر تو شعر میں خوبی نہیں
اہلِ فن نے ست بندش کو نہیں اچھا کہا

مت گراؤ ی الف اور واؤ کو کثرت سے تم
وہ فصاحت سے گرا جو حرف شعروں میں دبا
ضعف تالیف آئے اگر اشعار میں اچھا نہیں
جس قدر اس سے بچو گے اس قدر یہ ہے بھلا
پہلوئے ذم سے ہمیشہ احتیاط و احتیاط
اہلِ فن ورنہ تمسخر خوب اُڑائیں گے ترا
ہاں کہیں الفاظ کی تکرار لگتی ہے بھلی
اور کہیں تکرار کو اچھا نہیں سمجھا گیا
شعر کی تخلیق میں ابہام سے پرہیز ہو
ایسے شعروں کو تو کہنے سے نہ کہنا ہے روا
ندرتِ افکار بھی ہوتی ہے جاں ہر شعر کی
ایسی خوبی اور یہ تاثیر دیتا ہے خدا
ٹھیک کہتے ہیں سخن ور یہ بھی تو اچھا نہیں
شعر میں عیب تنافر جس جگہ پیدا ہوا
مختصر یہ ہے کہ خود اُستاد ہے ذوقِ سلیم
یہ خدا کی دین ہے وہ جس کو چاہے ہو عطا
سید احسن جو مرے شاگرد ہیں اور دوست بھی
جن کو بخشی ہے خدا نے طبع موزوں اور رسا

شعر کے حسن و قبائح مجھ سے جب پوچھے گئے
ان کے کہنے پر یہ میں نے پندنامہ ہے لکھا
محترم اُستاد بیدل حیدری کا شکریہ
کارآمد پندنامہ جن کی شفقت سے مِلا
پندنامہ داغ کا اِرشاد کتنا ہے مفید
اور اسے آسان کر کے تو نے بھی اچھا کیا

ارشاد جالندھری

اِبتداء

اگر آپ کائنات پر نظر ڈالیں تو آپ کو ہر چیز میں ایک توازن اور تناسب ملے گا۔ وہ انسان ہو یا انسانی زندگی کے متعلّق کوئی علم یا فنونِ لطیفہ میں سے کوئی فن۔ آرٹ ہو یا موسیقی یا کہ شاعری۔ اس کی بنیاد کسی نہ کسی اصول، قاعدہ، کلیہ یا ضابطہ پر ضرور ہوتی ہے جو کہ اس علم کا ایک معیار مقرر کرتا ہے۔

بالکل ایسے ہی شعر کو پرکھنے کے لیے اور اس کا وزن جانچنے کے لیے علم عروض کی افادیت مسلمہ ہے اور اس سے انکار ممکن نہیں۔ اگرچہ یہ علم خاصا دقیق اور پیچیدہ سہی لیکن توجہ، محنت اور لگن کی بدولت اسے سیکھنا ناممکن نہیں۔

شاعری میں وزن کی اہمیت

شاعری کے دو بنیادی جز خیال اور وزن ہیں اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک نہ ہو تو شعر کا وجود نہیں رہے گا یعنی اگر خیال اور لفظ موجود ہوں لیکن وزن مقررہ نہ ہو تو آپ اسے نثر تو کہہ سکتے ہیں لیکن شاعری نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ شاعری کے لیے وزن اور وزن کے لیے علم عروض کا جاننا ضروری ہے بعض شعرا کے نزدیک شاعری کے لیے علم عروض

کا جاننا ضروری نہیں صرف موزوں طبع ہونا ہی کافی ہے جب کہ حقیقتاً یہ بات غلط ہے کیونکہ صرف موزوں طبع شاعر کی مثال شدید اندھیرے میں چلتے ہوئے اس مسافر کی سی ہے جو محض اندازے سے جا رہا ہو اور اچانک کسی جگہ ٹھوکر لگنے سے اوندھے منہ گر جائے۔

اسی طرح موزوں طبع شاعر اکثر اوقات بہت بڑی بڑی فنی غلطیاں کر جاتے ہیں اور ان کے مجموعہ ہائے کلام وزن کی خامیوں اور فنی عیوب سے بھرے پڑے ہوتے ہیں جو ان کی رسوائی کا باعث بنتے ہیں۔مثلاً ایک صاحبِ دیوان شاعر کا شعر دیکھئے:

میری آنکھیں بھی گل کرتا
جس نے میرے کاٹے پر

تقطیع ملاحظہ فرمائیے:

فعلن	فعلن	فعلن	فعلن
مے ری	آ کھے	بھی گل	کرتا
جس نے	مے رے	کا ٹے	پر؟

یہ ہے موزوں طبع شاعر ہونے کا کمال کہ شاعر آدھا رُکن ہی کھا گیا۔ایسی طبع موزوں کا فائدہ؟ان صاحب کا مجموعہ وزن کی خامیوں اور فنی عیوب سے بھرا پڑا ہے۔

ایسی رُسوائی اور کلام کو فنی نقائص سے بچانے کے لیے علم عروض کا جاننا بے حد ضروری ہے۔

کیا نثری نظم واقعی شاعری ہے

شعر کے لغوی معنی جاننا کے ہیں اور شاعری میں اِصطلاحاً اس کلامِ موزوں کو کہتے ہیں جو مقررہ اوزان میں سے کسی وزن پر مقرر یا موزوں کیا گیا ہو،اگر کوئی کلام مقررہ اوزان میں سے کسی بھی وزن پر موزوں نہ ہو،اور شاعری کے تمام قواعد وضوابط کے منافی ہو تو اس ناموزوں کلام کو ''نثر'' تو کہا جا سکتا ہے شاعری نہیں اور جسے آج کل ''نثری نظم'' کا نام دیا جا

رہا ہے میرے نزدیک اس کا تصور اور اس کی حیثیت شاعری میں کوئی نہیں ہے۔

آج کل بعض محققین اور نقاد محض دوست نوازی کے لیے اس کے حق میں مضامین لکھ لکھ کر ہلکان ہو رہے ہیں ورنہ اس کی حقیقت وہ خود بھی جانتے ہیں اور ایسے ناکام لوگ جنھیں شاعر کہلوانے اور صاحبِ کتاب بننے کا جنون ہے وہ اِس شوق میں دھڑا دھڑ ایسی نثر لکھ کر اور اسے ''نثری نظم'' کا نام دے کر اپنے شوق کی تکمیل میں مصروف ہیں، ورنہ اس کی کوئی ادبی حیثیت نہیں ہے کیونکہ نثر صرف نثر ہے اور شاعری صرف شاعری۔ یوں تو علم عروض پر بے شمار کتب مارکیٹ میں موجود رہی ہیں مگر آج کل اِس موضوع پر کوئی کتاب ناپید ہے۔ ہماری خواہش تھی کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے جو علم عروض جاننے کے خواہشمند لوگوں کی ضرورت کو پورا کر سکے اور اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہم نے اِس موضوع پر قلم اُٹھانے کی سعی کی ہے۔ ہم اِس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہو سکے ہیں اس کا فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔

میں آخر میں ان تمام اصحاب کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اِس کتاب کی تکمیل میں میری بھرپور مدد فرمائی۔ بالخصوص جناب مامون ایمن اور عامر شریف کا۔

شکیل سروش

چند الفاظ کی تکنیکی وضاحت

اوزان کے بارے میں جاننے سے پہلے ایسی بہت سی باتوں کی وضاحت ضروری ہے جو کہ علم الاوزان کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں انھیں سمجھے بغیر اوزان کے بارے میں سمجھنا نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن بھی۔

بعض ایسے الفاظ جن کے آخر میں واؤ آتا ہو مثلاً گاؤ — آؤ — پاؤ — کھاؤ انھیں ''فاع'' کے وزن پر باندھا جائے گا جب کہ ''گا او'' — ''آؤ'' — ''پا او'' ''فعلن'' کے وزن پر باندھنا درست نہیں اسی طرح ''لگاؤ'' — ''مٹاؤ'' — ''مناؤ'' — ''ہٹاؤ'' کو ''فعول'' کے وزن پر باندھا جائے گا اور ''مٹااو'' — ''منا او'' — ''ہٹا او'' کے تلفّظ میں ''فعولن'' کے وزن پر باندھنا درست نہیں سمجھا جاتا ہے۔

لفظ ''گاؤں'' — ''پاؤں'' — ''چھاؤں'' کی غنّہ تو وزن میں شمار نہیں ہوتی اور داؤ موقوف سے یہ ''فاع'' کے وزن پر باندھا جائے گا مثلاً:

ع گاؤں کے لوگ ہیں ہم شہر میں کم آتے ہیں (بیدل حیدری)

یہاں ''گاؤں'' فاع کے وزن پر باندھا گیا ہے۔

لفظ ''چنبیلی'' کا نون تقطیع میں شمار نہیں ہوتا اس کا وزن ''چبے لی'' ـــ ''فعولن'' ہے۔اسے ''چن بے لی'' مفعولن پر باندھنا غلط ہے۔

لفظ ''چیونٹی'' کو فاعلن کے وزن پر باندھنا چاہیے جب کہ فعولن کے وزن پر غلط ہے۔

لفظ ''دُلہن'' کو ''فعل'' کے وزن پر باندھنا چاہیے جب کہ ''دَل ہن''، فعلن کے وزن پر باندھنا غلط سمجھا جاتا ہے۔

لفظ ''بچہ'' کو فاع کے وزن پر باندھا جائے گا۔

لفظ ''حد'' مشدد اور بغیر شد کے دونوں طرح جائز ہے۔

''حد'' (مشدد) مثلاً:

ع حدِ تحریر سے باہر ہے وہ لمحہ بیٹا (بیدل حیدری)

حد بغیر شد کے:

ع وہ بھی حد سے گزر گیا ہوتا

لفظ ''جبریل'' مفعول اور ''جبرئیل'' فاعلات دونوں طرح جائز ہے۔

لفظ ''بالکل'' لکھنے میں پانچ حرفی ہے مگر پڑھنے میں چہار حرفی وزن ''فعلن'' پر ہے۔

لفظ ''طرح'' فاع اور ''طرح''، فعل دونوں طرح سے باندھا جا سکتا ہے اور جائز ہے۔

لفظ ''آئینہ'' کو تین طرح سے باندھا جا سکتا ہے۔

''آئینہ'' مفعولن (آ ای نہ) ''آئینہ'' مفعول (آ ئی ن) اور ''آئنہ'' فاعلن (آ ئنہ)

لفظ ''اُمید'' مفعول (اُم مید) اور بغیر شد کے ''اُمید'' فعول (امی د) دونوں طرح درست ہے۔

لفظ ''نظارہ'' چار طرح سے جائز ہے۔

''ظ'' پر شد اور ''ہ'' کے اعلان سے 'نظارہ' مفعول (نظ ظا رہ)

''ظ'' پر شد اور ''ہ'' کے حذف کرنے سے 'نظارہ' مفعول (نظ ظار)

''ظ'' پر شد کے بغیر اور ''ہ'' کے اعلان سے ''نظارہ'' فعولن (نظا رہ)

''ظ'' پر شد کے بغیر اور ''ہ'' کے حذف کرنے سے ''نظارہ'' فعول (نظا ر)

لفظ آئے جائے گائے وغیرہ ''آ ئے''۔۔۔''جائے''۔۔۔''گا ئے''

''فاع'' کے وزن پر اور ''آ اے''۔۔۔''جا اے''۔۔۔''گا اے'' فعلن کے وزن پر۔

دونوں طرح جائز ہے۔

لفظ کہکشاں کو دو طرح سے باندھا جاتا ہے۔

کہکشاں ''فاعلن''

کا ہکشا ں ''مفعولن''

دونوں طرح جائز ہے۔

گناہ، نگاہ، سیاہ، راہ، چاہ، شاہ جیسے الفاظ کو گنہ، نگہ، سپہ، سیہ، راہ، چہ، شہ، باندھا جاسکتا ہے بشرطیکہ غیر فصیح صورت نہ پیدا ہوتو۔

''گلستاں'' کو شعر میں دو طرح سے باندھا جاسکتا ہے۔

گل ستاں ''فاعلن''

گلس تان ''فعولن''

''برہمن'' کو دو طرح سے باندھنا جائز ہے۔

برہمن ''فاعلن''

برہ من ''فعولن''

''خضر'' کو دو طرح باندھا جاسکتا ہے۔

خضر ''فاع'' (خض ر)

خضر ''فعل'' (خضر)

موسیٰ، عیسیٰ، اقصیٰ، مصطفیٰ، مرتضیٰ کی یائے (ی ے) کو پڑھتے وقت ''الف'' پڑھا جائے گا۔یعنی موسا ، عیسا اور اقصا وغیرہ۔

ترتیب حروف

ہر لفظ چند حروف کا مرکب ہوتا ہے کئی الفاظ دو حرفی ہوتے ہیں۔ کئی تین حرفی، بعض چہار حرفی۔ اِسی طرح زیادہ سے زیادہ حروف کا مرکب الفاظ بھی ہوتے ہیں عام طور پر عربی زبان میں زیادہ حروف پر مشتمل الفاظ زیادہ ہیں اور ان الفاظ کا وزن ان کے ساکن و متحرک کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

مثلاً ایک سہ حرفی لفظ ہے ''شام'' اور دوسرا سہ حرفی لفظ ہے ''سفر'' اگر چہ یہ دونوں سہ حرفی الفاظ ہیں لیکن ان کا وزن ایک نہیں ہے کیونکہ ''شام'' کا پہلا حرف ''ش'' متحرک ہے جب کہ دوسرا اور تیسرا حرف ''ا'' اور ''م'' دونوں ساکن ہیں اور یہ ''فاع'' کے وزن پر ہے کیونکہ ''فاع'' کا پہلا حرف متحرک، دوسرا اور تیسرا ساکن ہے جب کہ دوسرے لفظ ''سفر'' کے پہلے دونوں حرف ''س'' اور ''ف'' متحرک ہیں اور ''ر'' ساکن ہے اور یہ فعل کے وزن پر ہے کیونکہ ''فعل'' کا پہلا اور دوسرا حرف متحرک اور تیسرا حرف ساکن ہے۔

اب چہار حرفی الفاظ کی مثال دیکھئے۔ پہلا لفظ ''سورج'' اور دوسرا ''کتاب''

ہے۔ یہ دونوں چہار حرفی ہونے کے باوجود مختلف الوزن ہیں۔ اس کی وجہ ان کا اختلافِ سکون و متحرک ہے۔ یعنی ''سورج'' کا پہلا حرف ''س'' متحرک دوسرا حرف ''وٗ'' ساکن تیسرا حرف ''ر'' متحرک اور چوتھا حرف ''ج'' ساکن ہے اور یہ ''فعلن'' کے وزن پر ہے کیونکہ ''فعلن'' کے ساکن و متحرک کی ترتیب بھی وہی ہے جو ''سورج'' کی ہے جب کہ دوسرے لفظ ''کتاب'' کے پہلے دونوں حروف ''ک اور ت'' متحرک ہیں۔ تیسرا اور چوتھا حرف ''ا اور ب'' دونوں ساکن ہیں اور یہ ''فعول'' کے وزن پر ہے کیونکہ ''فعول'' کے ساکن و متحرک کی ترتیب وہی ہے جو لفظ ''کتاب'' کی ہے۔ اب ہم آپ کو ساکن و متحرک کے اعتبار سے ہم وزن الفاظ کی تفصیل سمجھائیں گے۔

دوحرفی الفاظ

دوحرفی ہم وزن الفاظ، پہلا متحرک اور دوسرا ساکن بروزن ''**فع**''۔

دل ـــ کل ـــ ہم ـــ تم ـــ جب ـــ کب ـــ سب ـــ تب ـــ رُت ـــ ہو ـــ سو ـــ پر ـــ سے ـــ نے ـــ اے ـــ ہے ـــ تھے ـــ تھی ـــ اب ـــ حد ـــ کے ـــ جگ ـــ کٹ ـــ مٹ ـــ سے ـــ کش ـــ بٹ ـــ ٹھگ ـــ رٹ ـــ گل ـــ ٹل ـــ مل ـــ نل ـــ پل اور ہل وغیرہ ہیں۔ تھیں میں چیں (ان الفاظ کی غنہ تقطیع میں شمار نہیں ہوتی ان کو وزن کے اعتبار سے ''**فع**'' پر باندھا جاتا ہے) مثلاً:

ہیں (ہے)۔ تھیں (تھی)۔ میں (مے)۔ چیں (چے) وغیرہ۔

دوحرفی ہم وزن الفاظ، دونوں متحرک بروزن ''**فع**''

دوحرفی الفاظ صرف اضافت کی صورت دونوں متحرک ہوسکتے ہیں، جیسے:

دلِ ناشاد ـــ گلِ لالہ ـــ صفِ دُشمناں، میں ''دل'' ـــ ''گل'' ـــ ''صف'' کو اضافت لگا کر ''دل'' سے ''دلے'' ـــ ''گل'' سے ''گلے'' ـــ ''صف'' سے ''صفے'' پڑھا گیا۔

سہ حرفی الفاظ

سہ حرفی ہم وزن الفاظ ''مسکون الوسط'' بروزن ''**فاع**''۔

رُوپ ـــ کرب ـــ شام ـــ جام ـــ نام ـــ بات ـــ یار ـــ زلف ـــ صرف ـــ حرف ـــ سرخ ـــ دست ـــ دشت ـــ شرم ـــ وصل ـــ عہد ـــ درد ـــ قبر ـــ لہر ـــ لمس ـــ قرض ـــ رشک ـــ عزم ـــ عضو ـــ امن ـــ شغل ـــ کاش۔

سہ حرفی ہم وزن الفاظ متحرک الوسط بروزن ''فَعَل''

سزا ـــ جزا ـــ سفر ـــ مِلا ـــ ہوا ـــ نظر ـــ کئی ـــ گئی ـــ کفن ـــ غزل ـــ قلق ـــ ملی ـــ لپک ـــ چمک ـــ نمک ـــ مدن ـــ مرض ـــ کشش ـــ نفس ـــ شرر ـــ بسر ـــ ابد ـــ کبد ـــ خدا ـــ جدا ـــ مزا ـــ مرا ـــ کبھی ـــ نبی ـــ سعی اور رکھا۔

نہیں ـــ کہیں ـــ جہاں ـــ وہاں ـــ سماں کی غنّہ تقطیع میں شمار نہیں ہوگی اور ان کو فعل کے وزن پر نہیں (نہی)۔کہیں (کہی)۔ جہاں (جہا)۔وہاں (وہا) سماں (سما) باندھا جائے گا۔

چہار حرفی الفاظ

چہار حرفی ہم وزن الفاظ بروزنِ ''**فعلن**''

حامد ـــ حاسد ـــ ساگر ـــ ساغر ـــ حافظ ـــ گلشن ـــ وادی ـــ گوہر ـــ آہٹ ـــ آذر ـــ غنچہ ـــ پاگل ـــ مظہر ـــ مذہب ـــ مرہم ـــ جیسے ـــ ویسے ـــ جگنو ـــ سورج ـــ تارے ـــ ابرو ـــ گیسو ـــ بازو ـــ اشرف۔

ان چہار حرفی الفاظ کی غنّہ تقطیع میں شمار نہیں ہے۔ یہ بھی بروزنِ **فعلن** ہے۔

سوچیں (سوچے) ـــ تو میں (تومے) ـــ راہیں (راہے) ـــ آہیں (آہے) ـــ سانسیں (ساسے) ـــ بانہیں (باہے)۔

چہار حرفی ہم وزن الفاظ بروزنِ ''**فعول**''

گلاب ـــ شراب ـــ خیال ـــ خراب ـــ شباب ـــ جناب ـــ قدیم ـــ شکیل ـــ سروش ـــ کلیم ـــ برات ـــ شریک ـــ حیات ـــ صلیب ـــ شریر ـــ سکون ـــ لحاف ـــ طواف ـــ ستار ـــ سلام ـــ جہان ـــ کمان ـــ مکان ـــ سراغ ـــ چراغ اور وقار۔

پانچ حرفی الفاظ

پانچ حرفی ہم وزن الفاظ بروزن ''**مفعول**''۔

پہلا تیسرا حرف متحرک، دوسرا چوتھا پانچواں ساکن۔

افسوس ـــ احساس ـــ امکان ـــ مشغول ـــ مکّار (مک کار) ـــ انکار ـــ ادریس ـــ ویران ـــ سنسان ـــ مہمان ـــ آفات ـــ آلام ـــ ناکام ـــ برباد ـــ مہتاب ـــ مشتاق ـــ معدوم ـــ معمول ـــ معصوم ـــ مزدور ـــ مجبور ـــ مشہور ـــ محسوس ـــ منظوم ـــ مرطوب ـــ ملتان ـــ لاہور ـــ سامان ـــ فاروق ـــ عرفان۔

پانچ حرفی ہم وزن الفاظ بروزنِ ''**فاعلن**''۔

پہلا ـــ تیسرا ـــ چوتھا حرف متحرک ـــ دوسرا پانچواں ساکن۔

آج تک ـــ مفلسی ـــ دوستی ـــ زندگی ـــ دُشمنی ـــ دل لگی ـــ بہتری ـــ رہبری ـــ رہنما ـــ واسطہ ـــ واہمہ ـــ والدہ ـــ سادگی ـــ انتہا ـــ حیدری ـــ شاعری ـــ

فائدہ ان الفاظ کی غنّہ تقطیع میں شمار نہیں ہے۔

کارواں (کاروا) ـــ آشیاں (آشیا) ـــ آسماں (آسما) ـــ دُوریاں (دُوریا) سائباں (سائبا) ـــ درمیاں (درمیا)۔

پانچ حرفی ہم وزن الفاظ بروزنِ ''**فعولن**''۔

پہلا ـــ دوسرا ـــ چوتھا حرف متحرک ـــ تیسرا ـــ پانچواں ساکن۔

بدلنا — ٹھٹھرنا — بدن سے — نکما — تبدل (تبد دل) — تغیّر — تحیّر — تمنّا — تماشا — تعاقب — نکالا — مدینہ — مہینہ — مکمّل — نگینہ — سفینہ — سہاگن — سہانا — صلیبیں — کمائی — دہائی — حقیقت — خدائی — تکلّف — تمدن — شرابی — گلابی — کتابی۔

دورانِ تقطیع یادرکھنے کی باتیں

شعرکواس مقررہ بحر میں تقطیع کرتے وقت شعر کے الفاظ کے ساکن ومتحرک مقررہ اوزان کے ارکان کے ساکن ومتحرک کے مطابق ہونے چاہئیں۔مثلاً:

ہمارے گھر کی دیواروں پہ ناصؔر
اُداسی بال کھولے سو رہی ہے (ناصر کاظمی)

مفا	عی	لن	مفا	عی	لن	فعو	لن		
ہما	رے	گھر	ک دی	وا	رو	پ	نا	صر	
اُدا	سی	با	لکھو	لے	سو	رہی	ہے		

دورانِ تقطیع شعر کے الفاظ کے ''زَبر'' فتحہ زیر کسرہ پیش ضمہ کا ارکان کے زبر، زیر، پیش سے کوئی تعلّق نہ ہوگا یعنی ''زبر'' کی جگہ زبر، زیر پیش ''زیر کی جگہ زبر، زیر، پیش آ سکتا ہے جس کی مثال پیچھے دیے گئے شعر میں واقع ہے۔البتہ ''زیرٖ'' (کسرہ) اگر اضافت کی صورت میں ہو تو وزن میں شمار ہوگی۔

ع اے دلِ ناشاد تجھ کو کیا ہوا

تقطیع میں: اے ''دلے'' نا شا د تجھ کو کیا ہوا

اس شعر میں لفظ ''دل'' کے نیچے اضافت ہے جس کی وجہ سے ''دل'' ناشاد دورانِ تقطیع ''دلے'' ناشاد ہوگیا۔

ایک اور مثال: دلِ پاگل — گل وغنچہ — باغ وبہار — کوہِ ستم۔

''دلِ پاگل''، دِلے پاگل۔ ''مفاعی لن''۔۔۔ ''گل وغنہ'' گلوغنچہ۔۔۔ **مفاعی لن**۔
باغ و بہار۔۔۔ باغو بہار۔۔۔ مستفعلان۔۔۔ کوہِ ستم۔۔۔ کوہے ستم۔۔۔ مستفعلن۔
ان چاروں مثالوں سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ تقطیع کرتے وقت شعرا اور ارکان کے ''زبر، زیر، پیش'' کی بجائے ان الفاظ کے ساکن و متحرک کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے۔

''**واوٴ معدولہ**'' واوٴ معدولہ اُس واوٴ کو کہتے ہیں جو لکھنے میں آئے مگر پڑھنے میں نہ آئے یعنی خوش۔۔۔ خواب۔۔۔ خود میں واوٴ صرف لکھنے میں آتی ہے مگر پڑھنے میں نہیں آئی یعنی انھیں ''خش''۔۔۔ ''خاب''۔۔۔ ''خد'' بروزن ''فع'' (خش۔ خد) اور بروزن ''فاع'' (خاب)

''**غنہ**'' دورانِ تقطیع وزن میں شمار نہیں ہوتی۔ صرف لکھنے میں آتی ہے مثلاً:

آسماں۔۔۔ آشیاں۔۔۔ زباں۔۔۔ خوں۔۔۔ یوں۔ مثلاً:

آسماں (آسما)۔۔۔ آشیاں (آشیا) بروزنِ ''فاعلن'' زباں (زبا)۔۔۔ بروزنِ ''فعل'' خوں (خو)، یوں (یو) بروزنِ ''فع''

''**تنوین**'' تنوین کے نون وزن میں شمار ہوں گے۔ مثلاً: احتراماً۔۔۔ اتفاقاً۔۔۔ مثلاً:
احتراماً (احترامن)۔۔۔ اتفاقاً (اتفاقن)۔۔۔ فاعلاتن اور مثلاً (مثلن) فعلن۔

''**کسرہ اضافت**'' اس کی تشریح پہلے بھی کر چکے ہیں کسی لفظ کے حرفِ آخر کے نیچے زیر لگا کر اس کو متحرک کر دینا۔ مثلاً:

ع اے دلِ ناشاد تجھ کو کیا ہوا

دلِ ناشاد (دلے ناشاد) دل کے ''ل'' کے نیچے زیر کسرہ اضافت ہے۔

''**واوٴ عطف**'' واوٴ عطف تقطیع میں شمار کیا جائے گا۔ مثلاً:

ساز و سامان۔۔۔ باغ و بہار۔۔۔ حور و قصور۔۔۔ دل و جان میں واوٴ عطف تقطیع میں شمار ہوگی۔ یعنی: باغو بہار۔۔۔ دلو جان وغیرہ

''حرفِ مشدد'' وہ حرف جس پر ''شد'' ہو لکھنے میں ایک دفعہ مگر پڑھتے وقت اور تقطیع میں دو دفعہ آئے گا۔

مثلاً:

محبّت۔۔۔مروّت۔۔۔اخوّت۔۔۔پڑھنے اور تقطیع میں ''محبّت''(محب بت)، مروّت(مرو وت)۔۔۔اخوت (اخو وت) بروزنِ''فعولن''ہوں گے۔

''**الف ممدودہ**''وہ الف جس پر''مد''ہو اُسے کہتے ہیں۔بظاہر یہ ایک''الف'' ہوتا ہے مگر پڑھنے اور تقطیع میں دو الف آتے ہیں۔مثلاً: آ (اا) بروزنِ''فع''

حروفِ علت

الف، واؤ اور یائے''ی''یائے معروف اور''ے''یائے مجہول کو کہتے ہیں۔ہم یہاں تمام حروفِ علت کی فرداً فرداً تشریح کریں گے۔

''ا''الف کے بارے میں

حروفِ علت کے تینوں حروف کی وضاحت کرتے ہوئے ہم سب سے پہلے ''الف''کے بارے میں تفصیل بیان کریں گے:

۱۔الف کا وصل کرنا ۲۔الف کا گرانا

''الف''کا وصل کرنا

اگر کسی لفظ کے شروع میں''الف''آئے تو اسے اس کے ماقبل کے ساتھ وصل کیا جاسکتا ہے۔مثلاً:

عید ہے رنگ تیرے آنچل کا
عید اُس آنچل کا لہلہانا ہے (شکیل سروش)

مصرع اولیٰ میں آنچل کا''الف''تیرے کے ساتھ وصل ہوا ہے اور شعر کے مصرعہ ثانی میں اس کا''الف''عید سے اور آنچل کا''الف''اس سے وصل ہوا ہے لیکن آج کل بعض لوگ لفظ کے شروع میں''ع''کو بھی اِس کے ماقبل کے ساتھ وصل کررہے ہیں اور ایسا کہیں کہیں دیکھنے میں آیا ہے لیکن یہ سراسر غلط ہے۔

''الف'' کا گرانا

اگرچہ بعض مقامات پر ''الف'' کا گرانا جائز اور بعض مقامات پر جائز نہیں ہے لیکن کسی لفظ کے شروع سے ''الف'' اس کے ماقبل کے ساتھ وصل کیا جاسکتا ہے گرایا نہیں جاسکتا۔

کسی لفظ کے آخر میں غنہ سے قبل ''الف'' کا گرانا درست نہیں۔

مثلاً: یہاں ـــ وہاں ـــ آسماں ـــ آشیاں ـــ آستاں ـــ خونچکاں ـــ بیاں ـــ یہ جہاں وغیرہ۔

لیکن آج کل کے شعرا میں (جہاں یہاں وہاں) کے غنہ سے ماقبل ''الف'' گرانے کی مثالیں ملتی ہیں۔ خاص طور پر وہ بحور جن میں فعلاتن (بکسر عین)، متفاعلن (بکسر ت) جیسے ارکان ہیں۔ مثلاً:

ع جہاں مہکار فضاؤں میں بسی رہتی ہے

اس مصرع میں لفظ جہاں کے غنّہ کے ماقبل کا حرف ''الف'' گرایا گیا ہے اور میرے خیال میں اگر یہ صوتی تنافر نہ پیدا کرتے تو جائز ہے۔

البتہ یہ کسی لفظ کے وسط سے ''الف'' نہیں گرایا جاسکتا۔

مثلاً: جان ـــ جہان ـــ مکان ـــ نشان ـــ سامان ـــ سلطان ـــ مہمان ـــ احسان وغیرہ

حرفِ جار ''تا'' ـــ ''یا'' اور حرفِ تردید ''نا'' کا ''الف'' گرانا قطعاً منع ہے۔ اسے مکمّل باندھا جائے گا۔ مثلاً:

ع تا ازل تا ابد کیا سے کیا ہوگا

ع یا کھول دے سروں پہ ہواؤں کے سائباں (سروش)

ع نا سمجھ ہے اُسے نہ سمجھاؤ

ان مصرعوں میں ''تا'' ـــ ''یا'' ـــ ''نا'' کو پورا باندھا گیا ہے اور یہ درست ہے۔

ایسے الفاظ جن کا آخری ''الف'' گرایا جا سکتا ہے۔(اگرچہ بعض اساتذۂ فن اس کے بارے میں منع فرماتے ہیں اور بعض کی کتب میں ان کا ذِکر ہی نہیں ملتا اور بعض اجازت بھی فرماتے ہیں یعنی اساتذہ کی اس کے بارے میں مختلف آراء ہیں۔)

مثلاً: ایسا۔۔۔ویسا۔۔۔جیسا۔۔۔ کیسا اور کتنا وغیرہ

ع ایسا خطہ نہیں جس کی کہیں دُنیا میں مثال

ع کتنا مہتاب نما شخص ہے وہ (محمود عامر)

ان مصرعوں میں ''ایسا'' اور ''کتنا'' کا آخری ''الف'' تقطیع میں شمار نہیں ہے۔

''و'' واؤ کے بارے میں

کسی لفظ کے شروع سے ''واؤ'' نہیں گرایا جا سکتا مثلاً: وحی۔۔۔وہم۔۔۔وزیر۔۔۔وراثت۔۔۔وسط۔۔۔وقت وغیرہ

''نون غنہ'' سے ماقبل واؤ کا گرانا معیوب ہے۔مثلاً:

سوچوں۔۔۔لوگوں۔۔۔دُکھوں۔۔۔آہوں۔۔۔سسکیوں وغیرہ

فارسی اسماء کے آخر سے بھی ''واؤ'' کا گرانا جائز نہیں۔مثلاً:

پہلو۔۔۔ گفتگو۔۔۔رنگ وبو۔۔۔جستجو وغیرہ

کوئی لفظ جو فعل کے زمرے میں آتا ہو اس کا ''واؤ'' گرانا مثلاً:

کہو۔۔۔رہو۔۔۔سہو۔۔۔سنو۔۔۔چلو۔۔۔ملو۔۔۔ ناجائز ہے۔

ان لفظوں کا ''واؤ'' گرانا جائز ہے۔مثلاً: جو۔۔۔تو۔۔۔ کو۔۔۔سو۔۔۔ہو۔۔۔وغیرہ۔

ع مصروف اپنے گھر کی جو زیبائشوں میں تھا (تنویر سپرا)

اس میں ''جو'' کی ''واؤ'' کو گرایا گیا ہے۔

ان الفاظ میں ''واؤ'' کا اشباع جائز نہیں ہے۔مثلاً:

گاؤں۔۔۔ چھاؤں۔۔۔آقاؤں۔۔۔ گاؤں اور چھاؤں کو ''فاع'' کے وزن

پر اور آ قاؤں کو ''مفعول'' کے وزن پر باندھا جائے گا۔ گاؤں اور چھاؤں کو ''فعلن'' کے وزن پر باندھنا درست نہیں ہے۔

''ہ'' کے بارے میں

ہ کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم ''ہ'' مخفی (خفیف) وہ ہے جو کسی لفظ کے آخر میں ہلکی اور خفیف سی آواز دے مثلاً:

افسانہ ـــ دیوانہ ـــ پروانہ ـــ خانہ ـــ کوچہ ـــ وغیرہ

اور اِس ''ہ'' کا اعلان اور اسے گرانا دونوں جائز ہیں۔ یعنی افسانہ ـــ دیوانہ اور پروانہ کی ''ہ'' گرا کر انھیں ''افسان'' ـــ ''پروان'' ـــ ''دیوان'' بروزنِ ''مفعول'' بھی باندھا جا سکتا ہے اور ''ہ'' کے اعلان سے ''افسانا'' ـــ ''پروانا'' ـــ ''دیوانا'' بروزنِ ''مفعولن'' بھی باندھا جا سکتا ہے لیکن اضافت کے ساتھ ان کی ''ہ'' کا اعلان غیر فصیح اور معیوب ہے۔ مثلاً: لغزشِ مستانہ ـــ رُخِ پروانہ میں ''ہ'' کا اعلان معیوب ہے۔ جب کہ لغزشِ مستان، رُخِ پروان کے وزن پر باندھنا بہتر ہے۔

احترامِ لغزشِ مستانہ کر
یا مرے نزدیک سے گزرا نہ کر (بیدل حیدری)

دوسری قسم ''ہ'' ملفوظی (واضح) جو بہت واضح پڑھی جائے مثلاً: چاہ ـــ واہ ـــ راہ ـــ شاہ وغیرہ۔ اس ''ہ'' کو گرایا نہیں جا سکتا بلکہ اس کے ماقبل ''ان'' کو گرا کر اس کا محذوف شکل میں استعمال جائز ہے۔ مثلاً: راہ ـــ شاہ ـــ چاہ ـــ گناہ ـــ نگاہ ـــ گاہ ـــ کو رہ ـــ شہ ـــ چہ ـــ گنہ ـــ نگہ ـــ گہ کی محذوف شکل میں اضافت کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ محذوف شکل میں اضافت کے بغیر ان کا اِستعمال غیر فصیح ہے۔ مثلاً:

ع ایک مُدّت سے تری رہ میں کھڑا ہوں اے دوست (رامش منہاس)

میں 'رہ' کا استعمال غیر فصیح ہے۔ جب کہ

ع زخم کھائے رہِ محبّت میں

میں ''رہ'' کا استعمال بصورتِ اضافت ''رہِ محبّت'' خوب صورت اور فصیح ہے۔

''کہ''— ''نہ''— ''پہ'' کو صرف ''ک''— ''ن'' اور ''پ'' کے وزن پر باندھا جائے گا جب کہ ان کی ''ہ'' کا اعلان کر کے انھیں ''فع'' کے وزن پر باندھنا بہت بڑی غلطی ہے۔ گر چہ، اگر چہ میں ''ہ'' کا اعلان یا گرانا دونوں جائز ہیں۔

یائے معروف ومجہول

یائے معروف ''ی'' کو کہتے ہیں اور یائے مجہول ''ے'' کو کہتے ہیں۔ ہم یہاں ان دونوں ''یائے'' کے بارے میں علیحدہ علیحدہ تفصیلاً لکھیں گے۔

یائے معروف ''ی''

یائے معروف کو کسی لفظ کے شروع سے گرانا اس کی ہیئت مجروع کرنے کے مترادف ہے۔ مثلاً: یاد— یارب— یار— یادوں— یرغمال وغیرہ

فارسی الفاظ کے آخر سے ''غنہ'' سے قبل ''ی'' کا گرانا بھی غلط ہے۔ مثلاً یقیں، زمیں وغیرہ۔

ان الفاظ اُردو سے ''ی'' کا ''غنہ'' سے ماقبل گرانا جائز ہے۔ وہیں— یہیں— نہیں— کہیں— میں وغیرہ

عربی اور فارسی الفاظ کے آخر سے ''ی'' کا گرانا بھی معیوب خیال کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

ع خالی ہاتھوں میں کبھی ارض وسما لایا تھا (سلیم کوثر)

وزن میں لفظ ''خال'' رہ گیا جو کہ غلط ہے۔

عربی، فارسی الفاظ کے درمیان سے ''ی'' کا گرانا بھی غلط ہے۔ مثلاً:

پیالہ— بیان— میان— سیاہ— پیام— لیا— دیا— حیا— سیا وغیرہ۔

ایسے ہندی الفاظ جن کے وسط سے ''ی'' نہیں گرائی جا سکتی مثلاً:

جی لیا ـــ سی لیا وغیرہ

ان ہندی الفاظ کے درمیان سے ''ی'' گر جاتی ہے اور تقطیع میں شمار نہیں ہوتی مثلاً:

گیان (گان) ـــ دھیان (دھان) ـــ پیار (پار) بروزنِ ''فاع''

ان الفاظ کی آخری ''ی'' گرائی جا سکتی ہے۔ مثلاً:

تری ـــ تیری ـــ مری ـــ میری ـــ کبھی ـــ کسی ـــ اُسی ـــ اِسی ـــ کوئی ـــ کی ـــ یہی ـــ وہی ـــ بھی ـــ سی ـــ ہی ـــ اُنھی ـــ اِنھی ـــ تھی وغیرہ

''یائے مجہول 'ے''

فارسی اضافت کے ساتھ جن الفاظ میں ''ے'' کا اشباع (اظہار) اور تخفیف دونوں جائز ہے وہ یہ ہیں: ردائے ـــ جفائے ـــ رفائے ـــ سائے وغیرہ۔

یہ الفاظ ''جفاائے'' ـــ ''ردا اے'' ـــ ''وفا اے'' بروزنِ ''فعولن'' اور ''جفاء'' ''رداء'' ـــ ''وفاء'' بروزنِ ''فعول'' دونوں طرح جائز ہیں۔

لفظ ''ہائے'' کو ''ہا اے'' بروزنِ ''فعلن'' باندھنا غلط ہے۔ جب کہ ''ہاء'' بروزنِ ''فاع'' باندھنا درست ہے۔ مثلاً:

ع ہائے وہ شخص کہ جو پھول نما لگتا ہے (محمود عامر)

میں ''ہاء'' بروزنِ ''فاع'' استعمال ہوا ہے جو کہ درست ہے۔

حرفِ ندا ''اے'' اور ''بے'' (بغیر کے معنوں میں) سے ''ے'' کا گرانا بالکل ناجائز اور غلط ہے۔ اس فاش غلطی سے اساتذۂ فن نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ مثلاً:

اے دوست کٹ ہی جائے گا یہ رات کا سفر

میں ''اے'' کی ''ے'' کو تقطیع میں شمار کیا گیا ہے اور اس کا استعمال اِسی طرح جائز ہے۔ مگر

اے ساقیا ہمیں کچھ دیر جھوم لینے دے
ابھی ٹھہر کہ ابھی تو ہم آ کے بیٹھے ہیں

میں ''اے ساقیا'' کی ''ے'' گرائی گئی ہے جو خلافِ اصول شاعری ہے یعنی ''اے ساقیا''، ''اساقیا'' بن گیا۔ اگر ''اے'' کا لفظ مصرع کے درمیان میں ہو تو اس کے شروع ''الف'' کو اِس کے ماقبل سے وصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً:

ع مر نہیں سکتے ہم اے جانِ جگر

تقطیع میں ''ہمے جانِ جگر'' بن گیا۔

ان الفاظ کی ''ے'' گرائی جا سکتی ہے۔ مثلاً: ے ـــ سے ـــ تھے ـــ ہے ـــ کے ـــ تجھے ـــ مجھے ـــ میرے ـــ کسے ـــ کیسے ـــ جیسے۔

عربی فارسی الفاظ اور افعال اُردو کے آخر سے ''ے'' نہیں گرائی جا سکتی مثلاً:

سمجھے ـــ بوجھے ـــ کہے وغیرہ۔

آخری تین حرفِ ساکن والے الفاظ

ایسے الفاظ جن کے آخر میں مسلسل تین حرفِ ساکن آ جائیں ان کے آخری حرفِ ساکن کو گرا کر اس کے ماقبل کو اگلے لفظ کے ساتھ متحرک کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً:

زیست ـــ دوست ـــ پوسٹ ـــ گوشت ـــ نسبت ـــ چیست ۔ مثلاً:

ع زیست کے ایک اِک موڑ پہ ساتھ تمہارا تھا

ع دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا

آخری دو حرفِ ساکن والے الفاظ

ایسے الفاظ جن کے آخر میں دو حرفِ ساکن ہوں ان کے آخری حرفِ ساکن کو اگلے لفظ کے ساتھ متحرک کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً:

شام ـــ نام ـــ کام ـــ جام ـــ بام ـــ تھام ـــ آرام ـــ آلام وغیرہ۔ مثلاً:

ع چاندنی میں بام پر سویا نہ کر

ع نام کس شخص کا لیتی ہے ہوا چلتے ہوئے

ایسے الفاظ جن کا نون غنہ درمیان میں ہو اور اس کے ماقبل کوئی حرفِ علت (الف، واو، یائے) ہو تو ایسے ''نون'' کو تقطیع میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ مثلاً:

جھونکا (جھوکا)— گونگا (گوگا) بروزنِ فعلن اور بانس (باس)— گیند (گید)— آنچ (آچ) آنکھ (آکھ) بروزنِ فاع ہوں گے۔

اگر کسی لفظ کی ترتیب میں ''ن'' اور ''ب'' بہ اعتبارِ ترتیب اکٹھے ہو جائیں تو یہ دونوں حروف مِل کر ''م'' کی آواز میں اپنی آواز تبدیل کر دیں گے۔ مثلاً:

انبیاء— انبساط— انبوہ۔

بعض ہندی الفاظ کی ''ر'' لفظ سے حذف کر دی جاتی ہے وہ لفظ لکھنے میں تو ''ر'' سمیت لکھا جاتا ہے مگر یہ پڑھنے میں پریت (پیت) پریم— (پیم) بروزنِ ''فاع'' آتا ہے۔

کچھ اجزائے ارکان کے بارے میں

حروف سے مِل کر لفظ بنتے ہیں اور الفاظ سے مصرعے اور اشعار وجود میں آتے ہیں جن کا وزن پرکھنے کے لیے ہم علمِ عروض سے اِستفادہ کرتے ہیں۔ علمِ عروض کی بحور جن ارکان کا مرکب ہیں وہ تعداد میں آٹھ ہیں علاوہ دو اَرکان منفصل کے۔ بشمول ان دو منفصل ارکان کے تعداد دس ہو جاتی ہے۔ ان میں سے دو اَرکان پنج حرفی ہیں:

۱۔ فعولن　　　۲۔ فاعلن

باقی ارکان سات حرفی ہیں:

۱۔ مفاعلین　　۲۔ فاعلاتن　　۳۔ مستفعلن

۴۔ متفاعلن　　۵۔ مفاعلتن　　۶۔ مفعولات

۷۔ فاع لاتن (منفعل)　　۸۔ مس تفع لن (منفصل)

یہ دونوں وزن میں اپنے منفصل ارکان فاعلاتن، مستفعلن کے وزن پر ہیں۔ البتہ ان کے اجزائے ترکیبی میں فرق ہے جس کی وضاحت ہم آگے کرنے والے ہیں۔

عروض کی تمام بحور انھی ارکان کی سالم یا مزاحف حالت سے وجود میں آتی ہیں۔

یہ ارکان جن اجزا سے مِل کر بنتے ہیں انھیں اجزائے ارکان کہتے ہیں اور ان کی تعداد تین ہے:

۱۔سبب ۲۔وتد ۳۔فاصلہ

۱۔سبب، دوحرفی جز ہے۔ ۲۔وتد، تین حرفی جز ہے۔

۳۔فاصلہ

چہار حرفی جز ہے۔

ان تینوں اجزاء کی دو دو قسمیں ہیں اور اِس طرح یہ کل چھ اجزاء بنتے ہیں اور یہ اجزا حروف کی ساکن اور متحرک حرکات کے بارے میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔

سبب کی دو قسمیں

۱۔سبب خفیف ۲۔سبب ثقیل

۱۔سبب خفیف: ۔دو حرفی کلمہ یا لفظ جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔سبب خفیف کہلاتا ہے۔مثلاً:

تو۔۔۔دل۔۔۔شب۔۔۔کل۔۔۔گل۔۔۔بت۔۔۔کب۔۔۔تب وغیرہ۔

۲۔سبب ثقیل: ۔دو حرفی کلمہ یا لفظ جس کے دونوں حرف متحرک ہوں۔سبب ثقیل کہلاتا ہے مثلاً:

گل وغنچہ۔۔۔دلِ پاگل کے پہلے دونوں متحرک حروف۔۔۔گل و۔۔۔دلِ سبب ثقیل ہوں گے۔یہ صرف اضافت کی صورت میں ہوتا ہے۔

وتد کی دو قسمیں

۱۔وتد مجموع ۲۔وتد مفروق

۱۔وتد مجموع: ۔ایسا سہ حرفی کلمہ یا لفظ جس کے پہلے دونوں حرف متحرک ہوں اور تیسرا ساکن ہو۔وتد مجوع کہلاتا ہے۔مثلاً: سفر۔۔۔نگر۔۔۔جگر۔۔۔نظر

۲۔وتد مفروق: ۔ایسا سہ حرفی کلمہ یا لفظ جس کا پہلا اور تیسرا حرف متحرک ہو اور دوسرا حرف ساکن ہو وتد مفروق کہلائے گا۔یہ صرف اضافت کی صورت میں ہوتا ہے۔

مثلاً: شامِ غم کی — شامِ — جسم و جاں کی — جسم و — جامِ جم کی — جام —

فاصلہ کی دو قسمیں

۱۔ فاصلہ صغریٰ ۲۔ فاصلہ کبریٰ

بعض عروضیوں نے اسے یعنی فاصلہ صغریٰ کو بضاد مُہملہ اور فاصلہ کبریٰ کو بضاد معجمہ لکھا ہے۔ عربی شاعری میں چونکہ بلاترکیب مسلسل طویل الفاظ موجود ہیں اور ان کو پرکھنے کے لیے ایسے ہی طویل ارکان بھی موجود ہیں۔ جیسے متفاعلن، مفاعلتن اور ان کے اجزاء کے طور پر فاصلہ صغریٰ اور فاصلہ کبریٰ بھی موجود ہیں۔ بعض عرضیوں کے نزدیک فاصلہ صغریٰ کبریٰ علیحدہ جز نہیں بلکہ وہ انھیں دوسرے اجزاء کا مرکب قرار دیتے ہیں۔ اب ہم فاصلہ صغریٰ اور فاصلہ کبریٰ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

۱۔ فاصلہ صغریٰ: ۔ ایسے چار حرفی کلمہ یا لفظ کو کہتے ہیں جس کے تینوں حروف متحرک ہوں اور چوتھا ساکن ہو۔ مثلاً: غلطی — طلی — وزرا

بعض عروضیوں کے نزدیک فاصلہ صغریٰ سببِ ثقیل اور سببِ خفیف سے مرکب ہے: (فاصلہ صغریٰ = سببِ ثقیل + سببِ خفیف) کیونکہ دو حرفی سببِ ثقیل کے دونوں حرف متحرک ہیں اور سببِ خفیف کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہوتا ہے اور ان دونوں کو ملانے کی صورت میں پہلے تین حروف متحرک اور چوتھا ساکن ہوگا اور یہی ترکیب فاصلہ صغریٰ کی ہے۔

۲۔ فاصلہ کبریٰ: ۔ ایسا پانچ حرفی کلمہ یا لفظ جس کے چاروں حروف متحرک اور پانچواں ساکن ہو اسے فاصلہ کبریٰ کہتے ہیں۔ بعض عروضیوں کے نزدیک فاصلہ کبریٰ سببِ ثقیل اور وتد مجموع سے مل کر بنتا ہے یعنی سببِ ثقیل کے دو حرف متحرک اور وتد مجموع کے پہلے دو متحرک اور تیسرے ساکن حرف کا مرکب فاصلہ کبریٰ ہے یعنی اِس طرح بننے والی پانچوں حرکات میں پہلی چاروں متحرک اور پانچویں ساکن۔ مثلاً: سمکتن

شعر کے حصے

شعر کے مصرعہ اولیٰ کے پہلے رُکن کو''صدر''اورآخری رُکن کو''عروض'' کہتے ہیں۔
اِسی طرح مصرع ثانی کے پہلے رُکن کو''ابتدایا مطلع''اورآخری رُکن کوضرب یا عجز کہتے ہیں۔صدروعروض اورابتداوعجز کے درمیان جورکن یاارکان ہوں ان کوحشو کہتے ہیں۔
اگرمصرع دوارکان پرشتمل ہوتواس میں حشونہیں ہوگا بلکہ دوحرف صدروعروض اور اِبتدااور عجز پرمشتمل ہوگا۔تفصیل دیکھیے :

مثمن

مصرع اولیٰ:۔	صدر	حشو	عروض
	مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن
مصرع ثانی:۔	ابتدایامطلع	حشو	ضرب وعجز
	مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن

مسدس

مصرع اولیٰ:۔	صدر	حشو	عروض
	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن
	ابتدایامطلع	حشو	ضرب وعجز
مصرع ثانی:۔	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن

مربع

مصرع اوّل:۔	صدر	عروض
	مفاعیلن	مفاعیلن
مصرع ثانی:۔	ابتدایامطلع	ضرب وعجز
	مفاعیلن	مفاعیلن

ارکانِ افاعیل اجزائے ارکان کی ترتیب سے

ارکانِ افاعیل دس ہیں اور یہ جن اجزائے ارکان کی ترتیب سے تشکیل پاتے ہیں۔
ان کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

۱۔فاعلن

یہ ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع سے بنا ہے۔
فا ''سبب خفیف'' + علن ''وتد مجموع''
رتجگے = رت ''فا'' + جگے ''علن''

۲۔فعولن

یہ ایک وتد مجموع اور ایک سبب خفیف سے بنا ہے۔
فعو ''وتد مجموع'' + لن ''سبب خفیف''
ستارے = ستا ''فعو'' + رے ''لن''

۳۔مفاعیلن

یہ ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف سے بنا ہے۔

مفا ''وتد مجموع'' + عی ''سبب خفیف'' + لن ''سبب خفیف''

جدا گانہ = جدا ''مفا'' + گا ''عی'' + نہ ''لن''

جدا گانہ کے آخر پر ''نہ'' کی ہ پڑھی جائے گی یعنی جدا گانہ کے وزن پر۔

۴۔ فاعلاتن

یہ بالترتیب ایک سبب خفیف ایک وتد مجموع اور ایک سبب خفیف ہے۔

فا ''سبب خفیف'' + علا ''وتد مجموع'' + تن ''سبب خفیف''

بادشاہی = با ''فا'' دشا ''علا'' + ہی ''تن''

۵۔ فاع لاتن

یہ ایک وتد مفروق اور دو سبب خفیف سے بنا ہے۔

فاع ''وتد مفروق'' + لا ''سبب خفیف'' + تن ''سبب خفیف''

رات جا گی = رات ''فاع'' + جا ''لا'' + گی ''تن''

۶۔ مستفعلن

یہ دو سبب خفیف اور ایک وتد مجموع سے بنا ہے۔

مس ''سبب خفیف'' + تف ''سبب خفیف'' + علن ''وتد مجموع''

وابستگی = وا ''مس'' + بس ''تف'' + تگی ''علن''

۷۔ مس تفع لن

یہ بالترتیب ایک سبب خفیف ایک وتد مفروق اور ایک سبب خفیف سے بنا ہے۔

مس ''سبب خفیف'' + تفع ''وتد مفروق'' + لن ''سبب خفیف''

انکار کر = ان ''مس'' + کار ''تفع'' + کر ''لن''

یہ ایک فاصلہ صغریٰ اور ایک وتد مجموع سے بنا ہے۔

متفا ''فاصلہ صغریٰ'' + علن ''وتد مجموع''
نہ دوا ملی = نہ دوا ''متفا'' + ملی ''علن'' (نہ کا ''ہ'' تقطیع میں شمار نہیں مثلاً ن دُعا ملی)
یہ ایک وتد مجموع اور فاصلہ صغریٰ سے بنا ہے۔
مفا ''وتد مجموع'' + علتن ''فاصلہ صغریٰ''
دوانہ دُعا = دوا ''مفا'' + نہ دُعا ''علتن'' (نہ کا ''ہ'' تقطیع میں شمار نہیں مثلاً ن دُعا)

۱۰۔مفعولات

یہ دو ''سبب خفیف'' + عو ''سبب خفیف'' + لات ''وتد مفروق''
مشروبات = ش ''مف'' + رو ''عو'' + بات ''لات''

ارکان اور اُن کے ہم وزن الفاظ

ا۔فاعلن

آسماں ــــ آشیاں ــــ یہ زمیں ــــ قافلے ــــ راستے ــــ قہقہے ــــ سازشیں ــــ رتجگے ــــ باغباں ــــ رازداں ــــ دوستی ــــ دُشمنی ــــ زندگی ــــ سائباں ــــ کارواں ــــ امتحان ــــ صائمہ ــــ

۲۔فعولن

سنانا ــــ ستانا ــــ زمانہ ــــ ملانا ــــ کھلانا ــــ بہانہ ــــ تماشہ ــــ ستارے ــــ نگاہیں ــــ بہاریں ــــ محبّت ــــ مروّت ــــ عقیدت ــــ صعوبت ــــ تمنّا ــــ توجہ ــــ تکلّف ــــ نگینہ ــــ

۳۔مفاعیلن

ہمارا دل ــــ ستاروں میں ــــ ہمارا گھر ــــ تمہارا دل ــــ زمانے سے ــــ سرِ مقتل ــــ جداگانہ ــــ تمنّا ہے ــــ اداکاری ــــ یہ سرداری ــــ گھٹا چھائی ــــ ہوا آئی ــــ بہاروں سے۔

۴۔ فاعلاتن

احتراماً — بادشاہی — آشیانہ — تازیانہ — رازداری — بے قراری — گنگنانے — دل جلانے — آ گیا ہے — راہبر ہے — راہ زن ہے — گل کھلانا۔

۵۔ فاع لاتن

شام سے ہی — رات کو ہم — وضع داری — ایک دستک — رات جاگے — بات جاگے — نام لے کر — جام لے کر — بات کر کے — شرم سے جب — آپ آئے — پھول مہکے۔

۶۔ مستفعلن

دے کر سزا — میرے خدا — مِل کر ذرا — تو مسکرا — باتیں تری — اچھی لگی — یہ دل لگی — وابستگی — وارفتگی — تیری گلی — میں مِل گئی — یہ زندگی۔

اِک شام جب — اِک رات تھی — جب کفر نے — مہمان تھا — یہ رُوپ ہے — اِک راز ہے — انسان کا — تو عہد کر — اس بات کا — بالکل ہے — افسوس ہے — انکار کر۔

۸۔ متفاعلن

نہ دوا ملی — نہ دُعا ملی — نہ روا کرو — نہ دُعا کرو — نہ وفا کرو — ہے گداگری — نہ ترا سفر — نہ مرا سفر — نہ ملی نظر — نہ رہا سفر — یہ نظر گئی — کوئی چارہ گر — ترا منتظر — (نہ یہ ہے کی ہ اور ے تقطیع میں شمار نہیں ہے صرف ن پر ہ کا وزن شمار ہوتا ہے مثلاً نہ ملی نظر ''نملی نظر''

۹۔ مفاعلتن

نظر نہ رہی — وفا نہ ملی — نگہ نہ ملی — دوا نہ دُعا — سحر نہ سفر — جدا نہ ہوا —

خدا نہ مِلا ـــ وصالِ صنم ـــ سفید و سیہ۔
(ان میں نہ کی صرف ’’ن‘‘ شمار ہوتی ہے مثلاً نہ ملی ـــ ن ملی ـــ نہ دُعا ـــ ن دُعا)

۱۰۔مفعولات

اِک احساس ـــ افلاطون ـــ مشروبات ـــ ماکولات ـــ دستاویز ـــ احسانات ـــ احساسات ـــ منظومات ـــ اِک مہمان ـــ تنہا شام۔

۱۱۔فعلن

بے دل ـــ منزل ـــ رہبر ـــ رہزن ـــ مفلس ـــ رستا ـــ چہرہ ـــ غنچہ منظر ـــ عابد ـــ قاتل ـــ دلدل ـــ واقف ـــ تتلی ـــ کھڑکی ـــ پانی ـــ رانی ـــ مقتل ـــ میرے ـــ تیرے ـــ اس نے۔

۱۲۔فعول

وکیل ـــ دلیل ـــ گلاب ـــ شباب ـــ شتاب ـــ خیال ـــ جمال ـــ کمال ـــ کتاب نماز تمام امیر غریب لحاف سراغ شکیل سروش ـــ تمام۔

۱۳۔مفاعیل

نمک دان ـــ شرابور ـــ مئے ناب ـــ خیالات ـــ کمالات ـــ خرافات ـــ کرامات ـــ اداکار ـــ رسومات ـــ جگر سوز ـــ ترے نام ـــ تماثیل ـــ سزاوار ـــ نشانات۔

۱۴۔مفتعلن

ایک نظر ـــ رات گئے ـــ شام ڈھلے ـــ کون ملے ـــ عہد کرو ـــ شہد نما ـــ ہونٹ ترے ـــ میری نظر ـــ تم سے لڑی ـــ آنکھ لڑی ـــ ساتھ چلو ـــ وقف کرو۔
(’میری‘ اور ’سے کی‘ ’یا‘ ’’ے‘‘ شمار نہیں ہوتی۔)

۱۵۔فعلن

یہ نظر ۔۔۔ نہ ملی ۔۔۔ نہ رہی ۔۔۔ نہ گیا ۔۔۔ نہ رہا ۔۔۔ یہ نگر ۔۔۔ نہ دِکھا ۔۔۔ نہ دوا ۔۔۔ ہی ملی ۔۔۔ نہ جفا ۔۔۔ ہی ملی ۔۔۔ نہ سفر ۔۔۔ ہی رہا ۔۔۔ نہ کبھی ۔۔۔ نہ کہیں ۔

(سی کی ''ی'' اور ''نہ ۔۔۔ یہ'' کی ''ہ'' شمار نہ ہوگی ۔)

۱۶۔فاع

پھول ۔۔۔ شام ۔۔۔ رات ۔۔۔ بات ۔۔۔ نام ۔۔۔ جام ۔۔۔ کام ۔۔۔ جاگ ۔۔۔ آگ ۔۔۔ خاک ۔۔۔ آپ ۔۔۔ راہ ۔۔۔ واہ ۔۔۔ آہ ۔۔۔ ماہ ۔۔۔ شام ۔۔۔ چاہ ۔۔۔ شرم ۔۔۔ آس ۔۔۔ پاس ۔۔۔ ہار ۔

۱۷۔فعل

نظر ۔۔۔ جگر ۔۔۔ سفر ۔۔۔ شجر ۔۔۔ اگر ۔۔۔ مگر ۔۔۔ تجھے ۔۔۔ مجھے ۔۔۔ جدھر ۔۔۔ کہا ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ مِلا ۔۔۔ جلا ۔۔۔ کبھی ۔۔۔ کسی ۔۔۔ تری ۔۔۔ مری ۔۔۔ کمی ۔۔۔ رہی ۔۔۔ کہو ۔۔۔ ملو ۔۔۔ کہو ۔۔۔ سنو ۔۔۔ اسد ۔

۱۸۔مفعول

احساس ۔۔۔ انکار ۔۔۔ افکار ۔۔۔ اقرار ۔۔۔ ابرار ۔۔۔ سردار ۔۔۔ مقبول ۔۔۔ مزدور ۔۔۔ مجبور ۔۔۔ مظلوم ۔۔۔ بےزار ۔۔۔ قندیل ۔۔۔ کمزور ۔۔۔ رُخسار ۔۔۔ محمود ۔۔۔ عرفان ۔

۱۹۔مفعولن

اندازہ ۔۔۔ دروازہ ۔۔۔ مہکایا ۔۔۔ مسکایا ۔۔۔ اُلٹایا ۔۔۔ منوایا ۔۔۔ بہکایا ۔۔۔ افسانہ ۔۔۔ ویرانہ ۔۔۔ مےخانہ ۔۔۔ مجبوری ۔۔۔ مزدوری ۔۔۔ ہنگامہ ۔

۲۰۔فعلات

یہ خیال ۔۔۔ یہ نماز ۔۔۔ یہ نصیب ۔۔۔ یہ نوید ۔۔۔ بحساب ۔۔۔ یہ گلاب ۔۔۔ یہ شراب ۔۔۔ یہ شباب ۔۔۔ یہ حضور ۔۔۔ نہ وکیل (یہ اور نہ کی ''ہ'' وزن میں شامل نہیں ہے ۔)

سالم ارکان کے کثیر استعمال مزاحف ارکان

۱۔فاعلن

- فَعِلن ''مجنون''، بکسر عین
- فعلن ''مقطوع''، بسکونِ عین
- فع ''احذ''
- فعل مجنوں ''مقطوع''
- مُخوِل ''مخلع مذال''
- فاعلان ''مذال''

۲۔فعولن

- فعولُ ''مقبوض''،بضم لام
- فعول ''مقصور''،بسکون لام
- فعلن ''اثلم''،بسکون عین
- فاعِ ''اثرم''، بکسر عین
- فع ''ابتر''
- فعل ''محذوف''
- فعولان ''مسبغ''

۳۔مفاعیلن

- مفاعلن ''مقبوض''
- مفاعیلُ ''مکفوف''
- مفاعیل ''مقصور''
- فاعلن ''اشتر''

- ○ مفعول ''اخرب''
- ○ مقعول ''اہتم''
- ○ مفعولن ''اخرم''
- ○ فعولن ''محذوف''
- ○ فعل ''مجبوب''
- ○ فاع ''ازل''
- ○ فع ''ابتر''
- ○ مفاعیلان ''مسبغ''

۴۔فاعلاتن

- ○ فاعلات ''مکفوف'' بضم ت
- ○ فاعلات ''مقصور''
- ○ فاعلن ''محذوف''
- ○ فعلاتن ''مجنون''
- ○ مفعولن ''مشعث''
- ○ فعلن ''مجنون محذوف'' بکسر عین
- ○ فعلن ''مقطوع'' بسکونِ عین
- ○ فعلان ''مجنون مقصور'' بکسر عین
- ○ فعلان ''مشعث مقصور'' بسکونِ عین
- ○ فعلات ''مشکول'' بکسر عین بضم ت

۵۔فاع لاتن

- ○ فاع لات ''مکفوف'' بضم ت
- ○ فاع لن ''محذوف''
- ○ فاع لان ''مقصور'' بسکون نون

۶۔مستفعلن

- ○ مفاعلن ''مجنون''
- ○ مفتعلن ''مطوی''
- ○ فاعلان ''مجنون مزال''
- ○ مفعولن ''مقطوع''
- ○ مستفعلان ''مذال''
- ○ مفتعلان ''مطوی مذال''

۷۔مس تفع لن

- ○ مفاعلن
- ○ مفعولن ''مقصور
- ○ فعولن ''مجنون مقصور''
- ○ مس تفع لان ''مسبغ''

۸۔مفعولات

- مفعولات ''موقوف''
- فاعلات ''مطوی''،بضم ت
- فاعلن ''مکسوف''
- مفاعیل ''مجنون''
- فاعْ ''مجدوع''، بہ اسکانِ عین
- فعْ ''منحور''

۹۔متفاعلن

- فعلاتن ''مقطوع''
- فعلن احذ بکسر عین
- متفاعلان ''مذال''
- متفاعلاتن ''مرفل''

نوٹ

سالم رُکن ''فاعلاتن'' کے چار اہم مزاحف ارکان

- فعلن ''مجنون محذوف'' بکسر عین
- فعْلن ''مقطوع''، بہ اسکانِ عین
- فعلان ''مجنون مقصور'' بکسر عین
- فعْلان ''مشعث مقصور''، بہ اسکانِ عین

یہ چاروں ارکان اِس لحاظ سے اہم ہیں کہ ان کا اجتماع ''بحرِ رمل''، ''بحرِ مجتث'' اور ''بحرِ خفیف'' میں شعر کے ''عروض و عجز'' میں ہوتا ہے۔وہاں آپ ان معیاروں میں سے کوئی بھی لا سکتے ہیں۔یعنی:

فَعِلُن یا فَعْلُنْ یا فَعِلان یا فَعْلان

اور اسی طرح ''بحرِ متقارب'' میں شعر کے عروض و عجز ہیں:

- فعل ''محذوف'' کی بجائے
- فعول ''مقصور''
- فعْ ''ابتر'' کی بجائے
- فاعْ ''اثرم'' لا سکتے ہیں۔

آ گے بحور میں ان کی تفصیل آپ کو ملے گی۔

زحاف

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام

عمل: رُکن کے شروع سے سبب خفیف کا حرفِ ثانی گرا دینا

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رکن
فاعلن	فعلن
فاعلاتن	فاعلاتن

زحافات

لفظ ''زحاف'' جمع ہے ''زحف'' کی اور زحف کے معنی اس تیر کے ہیں جو اپنے نشانے سے ٹیڑھا جائے۔ علم عروض کی اِصطلاح میں اِس سے مراد اَرکان میں تغیّر و تبدل یا کمی بیشی کرنا ہے۔

زحاف کے عمل کے بعد سالم ارکان میں کمی بیشی سے جو ارکان حاصل ہوتے ہیں ان کو مزاحف ارکان کہتے ہیں۔ ہم یہاں عربی و فارسی شاعری کے لیے مختص اور غیر مستعمل بحور کے زحافات سے قطع نظر کر کے صرف اُردو شاعری میں مستعمل اوزان کے لیے مروّجہ زحافات کی تفصیل لکھیں گے جو کہ تعداد میں ستائیس ہیں ان میں سے چوبیس زحافات ایسے ہیں جو کہ ارکان میں کمی کرتے ہیں اور تین زحافات ایسے ہیں جو کہ کسی رُکن میں اضافہ کرتے ہیں۔ پہلی قسم کے زحافات جو کہ ارکان میں کمی کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

خبن ــــ کف ــــ قبض ــــ قصر ــــ قطع ــــ حذف ــــ جذ ــــ بتر ــــ صلم ــــ وقف ــــ کسف ــــ جدع ــــ نحر ــــ شکل ــــ تشعیث ــــ شتر ــــ خرم ــــ خرب ــــ جب ــــ ہتم ــــ زلل ــــ ثرم ــــ ثلم ــــ طے۔

وہ زحافات جو کہ ارکان میں اضافہ کرتے ہیں وہ یہ ہیں:

تسبیغ　　ازالہ　　ترفیل

زحافات کے عمل سے جب ارکان کی غیر مستعمل صورت پیدا ہو جاتی ہے تو اس حاصل شدہ رُکن کو اس کے ہم وزن مستعمل لفظ سے بدل لیا جاتا ہے۔ مثلاً رُکن سالم ''مفاعیلن'' حذف کے زحاف کے بعد ''محذوف'' صورت میں ''مفاعی'' رہ جاتا ہے جو کہ غیر مستعمل لفظ ہے اور چونکہ یہ بروزنِ ''فعولن'' ہے لہٰذا اِسے ''فعولن'' سے بدل لیا جاتا ہے۔

زحافات

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
خبن	مجنون

عمل = رُکن کے شروع سے سبب خفیف کا حرفِ ثانی گرا دینا۔

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
فاعلن	فعلن
فاعلاتن	فعلاتن
مستفعلن	مفاعلن
مس تفع لن	مفاعلن
مفعولات	مفاعیل

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
کف	مکفوف

عمل = رُکن کا ساتواں حرف ساکن جو سبب خفیف میں ہو گرا دینا۔

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
مفاعیلن	مفاعیل
فاعلاتن	فاعلات

فاع لاتن	فاع لات
مس تفع لن	مستفعل

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
قصر	مقصور

عمل = رُکن کے آخری سبب خفیف کے حرفِ ساکن کو گرادینا۔

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
فعولن	فعول
مفاعیلن	مفاعیل
فاعلاتن	فاعلات
فاع لاتن	فاع لات
مس تفع لن	مفعولن

نام زحاف	رُکن مزاحف کا نام
قبض	مقبوض

عمل = رُکن کا پانچواں حرفِ ساکن گرادینا جو سبب خفیف میں ہو۔

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
فعولن	فعول
مفاعیلن	مفاعلن
فاع لاتن	مفتعلن

نام زحاف	رُکن مزاحف کا نام
قطع	مقطوع

عمل = رُکن کے آخری وتد مجموع کے حرفِ ساکن کو گرا کر اس کے ماقبل کو ساکن کر دینا۔

مزاحف رُکن	جس رُکن پر عمل کرے گا
فعلن	فاعلن

فاعلاتن میں آخری سبب خفیف کو بھی حذف کر کے اس کا عمل کرنے کے بعد فعلن رہ جاتا ہے۔

مفعولن	مستفعلن
فعلاتن	متفاعلن

رکن مزاحف کا نام	نام زحاف
محذوف	حذف

عمل = رُکن کے آخری سبب خفیف کو مکمّل گرا دینا۔

مزاحف رُکن	جس رُکن پر عمل کرے گا
فعل	فعولن
فعولن	مفاعیلن
فاعلن	فاعلاتن
فاعلن	فاع لاتن
مفعول	مس تفع لن

رکن مزاحف کا نام	نام زحاف
اجذ	جد

عمل = رُکن کے آخر سے وتد مجموع مکمّل گرا دینا۔

مزاحف رُکن	جس رُکن پر عمل کرے گا
فع	فاعلن

مستفعلن	فعلن
متفاعلن	فعلن

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
بتر	ابتر
جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
مفعولن ثلم اور حذف کا اجتماع صرف عورہ گیا	فع
مفاعیلن خرم اور جب کے اجتماع سے صرف ''فا'' رہ گیا	فع
فاعلاتن حذف اور قطع کا اجتماع	فعلن

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
صلم	اصلم

عمل = رُکن کے آخر سے وتد مفروق مکمّل گرا دینا۔

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
مفعولات	فعلن

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
وقف	موقوف

عمل = مفعولات کی ''ت''، متحرک کو ساکن کرنا۔

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
مفعولات	مفعولات

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
کسف	مکسوف

عمل = مفعولات کے ''ت'' کو گرا دینا۔

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
مفعولات	مفعولن

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
جدع	مجدوع

عمل = مفعولات کے دونوں سبب خفیف گرا کر ''ت'' کو ساکن کر دینا۔

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
مفعولات	فاع

نام زحاف	رُکن مزاحف کا نام
نحر	منحور

عمل = مفعولات کے دونوں سبب خفیف اور آخری ''ت'' کو بھی گرا دینا۔

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
مفعولات	فع

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
شکل	مشکول

عمل = فاعلاتن میں کف اور خبن کا اجتماع۔

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
فاعلاتن	فعلات

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
تشعیث	مشعث

عمل = فاعلاتن کے وتد مجموع کا کوئی ایک حرف گرادینا۔

جس رُکن پرعمل کرے گا	مزاحف رُکن
فاعلاتن	مفعولن

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
حذف	محذوف

عمل = رُکن کے شروع میں وتد مجموع کا پہلا حرف گرانا۔

جس رُکن پرعمل کرے گا	مزاحف رُکن
فعولن	فعلن
مفاعیلن	مفعولن
مفاعلتن	مفتعلن

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
خرب	اخرب

عمل = خرم اور کف کا اجتماع۔

جس رُکن پرعمل کرے گا	مزاحف رُکن
مفاعیلن	مفعول

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
شتر	اشتر

عمل = خرم اور قبض کا اجتماع۔

جس رُکن پرعمل کرے گا	مزاحف رُکن
مفاعیلن	فاعلن

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
جب	مجبوب

عمل = آخر سے دو سبب خفیف گرا دینا۔

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
مفاعیلن	فعل

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
ہتم	اہتم

عمل = حذف اور قصر کا اجتماع۔

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
مفاعیلن	فعول

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
زلل	ازل

عمل = خرم اور ہتم کا اجتماع

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
مفاعیلن	فاع

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
ثلم	اثلم

عمل = رُکن فعولن میں خرم کے عمل کو ثلم کہتے ہیں۔

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
فعولن	فعلن

نام زحاف	رکن مزاحف کا نام
ثرم	اثرم

عمل = رُکن فعولن میں ثلم اور قبض کا اجتماع۔

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن
فعولن	فاع

نامِ زحاف	رُکن مزاحف کا نام
بتر	ابتر

جس رُکن پر عمل کرے گا		مزاحف رُکن کا نام
فعولن	ثلم اور حذف کا اجتماع	فع
مفاعیلن	خرم اور جب کا اجتماع	فع
فاعلاتن	حذف اور قطع کا اجتماع	فعلن

نامِ زحاف	رُکن مزاحف کا نام
اذالہ	مذال

عمل = کسی رُکن کے آخری وتد مجموع کے آخری حرف سے پہلے الف زائد

جس رُکن پر عمل کرے گا	مزاحف رُکن کا نام
فاعلن	فاعلان
مستفعلن	مستفعلان
متفاعلن	متفاعلان

نام زحاف	رُکن مزاحف کا نام
ترفیل	مرفل

عمل = رُکن کے آخری وتد مجموع پر ایک سبب خفیف بڑھا دینا۔

مزاحف رُکن کا نام	جس رُکن پر عمل کرے گا
فاعلاتن	فاعلن
مستفعلاتن	مستفعلن
متفاعلان	متفاعلن

رُکن مزاحف کا نام	نام زحاف
مسبغ	تسبیغ

عمل = رُکن کے آخری سبب خفیف کے حرف متحرک و ساکن کے درمیان الف زاید کرنا۔

فعولان	فعولن
مفاعیلان	مفاعیلن
فاعلاتان	فاعلاتن
فاع لاتان	فاع لاتن
مس تفع لان	مس تفع لن

بحور

ایک مصرع میں ارکان	نام بحر
فعولن فعولن فعولن فعولن	بحرِ متقارب
مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	بحرِ ہزج
مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن	بحرِ مجتث
مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن فاعلاتن	بحرِ مضارع
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	بحرِ رمل
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن	بحرِ رجز

بحرِ کامل	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
بحرِ وافر	مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن
بحرِ طویل	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن
بحرِ جدید	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن
بحرِ بسیط	مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلان
بحرِ منسرح	مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات
بحرِ مقتضب	مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن
بحرِ خفیف	فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مستفعلن
بحرِ سریع	مستفعلن مستفعلن فاعلان
بحرِ قریب	مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن
بحرِ مشاکل	فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن
بحرِ متدارک	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
بحرِ جدید	فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن

ان انیس بحور میں پہلی پندرہ بحور ابراہیم بن خلیل کی ایجاد کردہ ہیں۔ بحرِ قریب اور مشاکل مولانا یوسف عروضی کی۔ بحرِ جدید بزوجمہر قتی نوشیروان ایرانی کی اور بحرِ جدید ابوالحسن اخفش کی اختراع کردہ ہے۔

آج کل شعرائ میں زیادہ تر جن بحور کے استعمال کا رجحان ہے ان میں بعض سالم اور بعض مزاحف بحور ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ بحرِ متدارک، بحرِ متقارب، بحرِ رمل، بحرِ ہزج، بحرِ مضارع، بحرِ مجتث، بحرِ خفیف، بحرِ رجز اور بحرِ کامل ان بحور میں سے بحرِ متقارب، بحرِ متدارک، بحرِ ہزج، بحرِ مضارع اور بحرِ رَمل مبتدی شعرا کے لیے بہت آسان ہیں، اگر شروع میں مبتدی ان بحور میں طبع آزمائی کریں تو زیادہ بہتر ہے۔

بحور کا تجزیہ

بحرِ متقارب

بحرِ متقارب سالم مستعمل عام ہے۔

ارکان

فعولن چار بار ہر مصرع میں یعنی: فعولن فعولن فعولن فعولن

مثال

مری وسعتوں کو نہ جانو گے عامر
زمیں ہوں کبھی تو کبھی آسماں ہوں (عامر شریف)

تقطیع

فعولن فعولن فعولن فعولن

برائے مشق

ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں
مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں (اقبال)

یہ کیا زندگی ہے کہ تیری طلب میں
کہیں دن گزارا کہیں رات کاٹی (حیدر دہلوی)

غزل اس نے چھیڑی مجھے ساز دینا
ذرا عمرِ رفتہ کو آواز دینا (صفی)

(عامر شریف)

یہ پُرسوز راتیں، یہ آہیں، یہ آنسو
ہیں تیری محبّت کے سارے فسانے (رامش منہاس)

بحرِ متقارب سالم شانزدہ رُکنی "کم مستعمل"

ارکان

فعولن آٹھ بار ہر مصرع میں یعنی۔
فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن

مثال

تمہارے ہی خوابوں تمہارے خیالوں سے مِل کر بنی ہے مری زندگانی
جو میری نگاہوں کو آنسو دیے ہیں حقیقت میں ہیں وہ تمہاری نشانی

تقطیع

فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن

تمارے ہتخابو تمارے خیالو سمل کر بنی ہے مری زن دگانی

جسے ری نگاہو ں آسو دیے ہے حقی قت میے وہ تمااِی نشانی

برائے مشق

یہ زلفیں تمہاری یہ کالی گھٹائیں یہ رُخسار تیرے شفق کی ہیں لالی

خدا نے بنایا جو پیکر تمہارا کہ تصویر جیسے ہو کوئی خیالی

ہے آنکھوں میں تیری یہ سارا زمانہ ترے ہونٹ ہیں جیسے مے کا خزانہ

یہ رُخسار اور لب یہ آنکھیں یہ زلفیں ترا حسن ہے اس جہاں میں مثالی

بحرِ متقارب مثمن مقصور محذوف ''مستعمل''

ارکان

ایک مصرع میں تین رُکن ''فعولن'' اور چوتھا ''فعول'' (مقصور) یا ''فعل'' (محذوف) ہوگا۔ یعنی:

فعولن فعولن فعولن فعل (مقصور) مصرع اولیٰ

فعولن فعولن فعولن فعول (محذوف) مصرع ثانی

مثال

ستارہ ہے میری محبّت کا تو

تجھے چاند نے چھپ کے دیکھا ہے رات (رامش منہاس)

تقطیع

مصرع اولیٰ: فعولن فعولن فعولن فعل

ستارہ ہےری محبّ بت کا تو

مصرع ثانی: فعولن فعولن فعولن فعول

تجھے چا دنے چھپ کدے کھا ہ رات

برائے مشق

خدا کی رضا بھی ہے بیدلؔ عجب

تھا مرنا مجھے اور وفا مر گیا (بیدل حیدری)

ستارہ ہے میری محبّت کا تو

تجھے چاند نے چھپ کے دیکھا ہے رات (رامش منہاس)

بحرِ متقارب مقبوض اثلم شانزدہ رکنی ''مستعمل''

ارکان

فعول فعلن ہر مصرع میں چار بار یعنی:

فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن

فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن

مثال

ہزار تو نے پلائی ساقی ہوا نہ رِندوں پہ کیف طاری

اب اپنی آنکھوں کی گردشیں بھی شریک دورِ شراب کر دے (حیدر دہلوی)

تقطیع

فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن

برائے مشق

یہاں نہ آپس میں مِل کے بیٹھو نہ خواب وراحت سے کام رکھو

اُٹھو بگولوں کے ساتھ دوڑو یہ دشت وحشت ہے گھر نہیں ہے (حیدر دہلوی)

جدائی اس رشک مہر کی ہے جو مہر نصف النہار بھی ہے
کہاں سے آغاز کی گئی ہے وہ شام جس کی سحر نہیں ہے (حیدر دہلوی)

بحرِ متقارب مثمن اثلم "کم مستعمل"

ارکان

فعلن ،فعولن ہر مصرع میں دو بار

یعنی: فعلن فعولن فعلن فعولن

مثال

تیرا سراپا تیری جوانی
مثل فسانہ مثل کہانی (محمود عامر)

تقطیع

فعلن	فعولن	فعلن	فعولن
تیرا	سراپا	تیری	جوانی
مثلِ	فسانا	مثل	کہانی

برائے مشق

ہر شے مسافر ہر چیز راہی
کیا چاند تارے، کیا مرغ وماہی (اقبال)

بحرِ متقارب ثمن اثرم "مستعمل"

ارکان

فاع فعولن ہر مصرع میں دوبار یعنی:

فاع فعولن فاع فعولن

مثال

شام سے پہلے رات نہ آئے
کوئی مسافر ساتھ نہ آئے

تقطیع

فاع	فعولن	فاع	فعول
شام	س پہلے	رات	ن آئے
کوی	مسافر	سات	ن آئے

برائے مشق

تیری محبّت تیری مروّت
ایک کہانی ایک حقیقت
شام سے پہلے رات نہ آئے
کوئی مسافر سات نہ آئے

بحرِ متقارب مثمن اثلم اثرم مقبوض

''عام مستعمل ہے''

ارکان

فاع	فعولن		فعلن	فعلن
فعلن	فاع	یا	فعولن	فعلن
فعلن	فعلن	یا	فاع	فعولن
فاع	فعول	یا	فعولن	فعلن
فعلن	فعلن	یا	فعلن	فعلن

ان تمام اوزان میں سے کسی بھی دو اوزان کا اجتماع شعر میں کیا جاسکتا ہے۔

تقطیع

ع غور سے دیکھو دُنیا ساری

فاع فعولن فعلن فعلن

غور س دیکھو دُنیا ساری

ع جس نے چاند سا مکھڑا دیکھا

فعلن فاع فعولن فعلن

جس نے چاند س مکھڑا دیکھا

ع بے چینی کچھ اور بڑھی تھی

فعلن فعلن فاع فعولن

بے چے نی کچھ اور بڑھی تھی

ع نام شکیل بدایونی کا

فاع فعولن فعولن فعلن

نام شکیل بدایو نی کا

ع بھیگ رہی تھی چہرا چہرا

فاع فعولن فعلن فعلن

بھیگ رہی تھی چہرا چہرا

ع چاندی جیسے گورے مکھڑے

فعلن فعلن فعلن فعلن

چاندی جیسے گورے مکھڑے

برائے مشق

بے چینی اور کچھ اور بڑھی تھی

ریل آنے کا وقت ہوا تھا

وہ مرے ذہن کے اسٹیشن پر
سوچ کی چلتن سے اُترا تھا
کل بھی سروشؔ اُس نے ہاتھوں سے
اپنا چہرہ ڈھانپ لیا تھا

بحرِ متقارب اثرم اثلم مقبوض ابتر شانزدہ رُکنی ''مستعمل عام''

ارکان

فاع فعولن فعلن فعلن فاع فعولن فعلن فع

یا

فعلن فعلن فاع فعولن فعلن فاع فعل

مثال

میرؔ کے دین و مذہب کو کیا پوچھتے ہو تم ان نے تو
قشقہ کھینچا دیر میں بیٹھا کب کا ترک اسلام کیا (میر تقی میر)

تقطیع

فاع	فعولن	فعلن	فعلن	فاع	فعولن	فعلن	فع
میر	ک دین	و مذہب	کو کا	پوچھ	ت ہو تم	ان نے	تو
فعلن	فعلن	فاع	فعولن	فعلن	فعلن	فاع	فعل
قشقہ	کھینچا	دیر	م بیٹھا	کب کا	ترکس	سلام	کیا

برائے مشق

میرؔ کے دین و مذہب کو کیا پوچھتے ہو تم ان نے تو
قشقہ کھینچا دیر میں بیٹھا کب کا ترک اسلام کیا

نام ہمارا دُنیا والے لکھیں گے جی داروں میں
ناچ رہے ہیں اپنی اپنی لاش پہ ہم بازاروں میں

وار پہ وار سہے ہیں لیکن ایک لہو کی بوند نہیں
جسم ہیں سارے پتھر کے یا کاٹ نہیں تلواروں میں (رشید قیصرانی)

بحرِ متقارب مثمن اثلم اثرم ابتر مقصور مقبوض (مستعمل عام)

ارکان

فعلن فاع فعولن فاع/ فع

یا

فَعْلُنْ فَعْلُنْ فَعْلُنْ فاع/ فع

یا

فَعِلُنْ فَعِلُنْ فَعِلُن فع/ فاع

یا

فاع فعول فعولن فع/ فاع

ان تمام اوزان میں سے کسی بھی دو اوزان کا اجتماع شعر میں کیا جاسکتا ہے۔

تقطیع

ع اس کا نام جوانی ہے

فعلن	فاع	فعولن	فع
اس کا	نام	جوانی	ہے

ع تنہا تنہا رہتا تھا

فعلن	فعلن	فعلن	فع
تنہا	تنہا	رہتا	تھا

ع دیکھو یہ سرما کی شام

فعلن فعلن فعلن فاع
دیکھو یہ سر ما کی شام

ع غور سے دیکھ رہا ہے تو

فاع فعول فعولن فع
غور س دیکھ رہا ہے تو

برائے مشق

ٹھنڈی رات جزیروں کی
جنت ماہی گیروں کی
کڑوے خواب غریبوں کے
میٹھی نیند امیروں کی (ناصر کاظمی)

تنہا تنہا رہتا تھا
وہ بھی میرے جیسا تھا
میں شیشے کا ایک فریم
وہ مرے فوٹو جیسا تھا
صندل جیسی سانسیں تھیں
پھولوں جیسا چہرا تھا (شکیل سروش)

بحرِ متدارک

بحرِ متدارک سالم "مستعمل عام"

ارکان

فاعلن چار بار ہر مصرع میں یعنی:

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

مثال

وعدۂ آخرت پر نہ ٹرخا مجھے
اپنی جنت کی حوریں یہیں بھیج دے

تقطیع

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن
وعدۂ	آخرت	پرنہ ٹر	خا مجھے
اپنی ج	نت ک حو	رے یہی	بھیج دے

برائے مشق

کب جہاں میں ہے آخر کسی کی چلی
پھر چلی جب بھی آخر اسی کی چلی (عامر شریف)

بحرِ متدارک سالم شانزدہ رُکنی "مستعمل"

ارکان

فاعلن آٹھ بار ہر مصرع میں یعنی:

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

تقطیع

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

مے ن اش عار میں آ ج تک جو لکھے لف ظسا رے ک سا رے تما رے لیے

برائے مشق

میں نے اشعار میں آج تک جو لکھے لفظ سارے کے سارے تمہارے لیے
آ گیا ہوں ترے پاس خاکِ وطن سادہ کاغذ پہ چاند اور ستارے لیے

وہ محبّت کی باتیں سمجھتا نہیں اُس سے مہر و وفا کی اُمیدیں نہ رکھ
کوششیں چھوڑ دے ، جستجو چھوڑ دے بھینس کے سامنے بین کا فائدہ

بحرِ متدارک سالم شانزدہ رُکنی "مستعمل"

ارکان

فعلن چار بار ہر مصرع میں یعنی

فعلن فعلن فعلن فعلن

مثال

لب تو چپ چپ سے رہتے ہیں

تقطیع

فعلن فعلن فعلن فعلن
لب تو چپ چپ سے رہ تے ہیں

برائے مشق

دل اِک شیشے کا ٹکڑا ہے
تم اس شیشے سے مت کھیلو
تھوڑی سی لغزش ہونے پر
کرچی کرچی ہو جائے گا

بحرِ متدارک مقطوع شانزدہ رُکنی ''مستعمل عام''

ارکان

''فعلن'' آٹھ بار ہر مصرع میں یعنی:

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

تقطیع

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن
سپنے تو شی شے کی صورت نازک سے ہو تے ہیں

برائے مشق

سپنے تو شیشے کی صورت نازک نازک سے ہوتے ہیں
ان سپنوں کے مالک تو راتوں کو اُٹھ اُٹھ روتے ہیں
صورت پر مت اتراؤ تم یہ تو دو دن کی مہمان ہے
سوہنی صورت والے اِک دن آہیں بھر بھر روتے ہیں

بحرِ متدارک مثمن مخبون ''مستعمل''

ارکان

''فعلن'' چار بار ہر مصرع میں یعنی

فعلن فعلن فعلن فعلن

مثال

ع مرا سینہ و دل مری جان و جگر

تقطیع

فعلن فعلن فعلن فعلن

م رسی ن و دل م رجا ن جگر

برائے مشق

یہ نظر یہ سفر یہ نگر یہ جہاں
میں بھٹکتا رہا تو کہاں میں کہاں
تجھے دیکھا بہت تجھے ڈھونڈا بہت
نہ کہیں بھی مِلا مجھے تیرا نشاں

اس وزن میں (حروفِ علت یعنی (و ہ ی ے) اور غنہ گرائے گئے ہیں۔

بحرِ متدارک مخبون شانزدہ رُکنی ''کم مستعمل''

ارکان

''فعلن'' آٹھ بار ہر مصرع میں

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

مثال

نئی سڑکوں پہ چل کے تھکیں گے بہت بڑے لوگوں کے منہ کو تکیں گے بہت
(اکبر)

تقطیع

فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن
ن سڑ	ک پچل	ک تھکے	گ بہت	ب ڑلو	گ کمہ	ک گلے	گ بہت		

برائے مشق

کبھی کم نہ ہوا مرا جوشِ جنوں رہا بہتا ہی آنکھوں سے چشمہ خوں
کبھی سل نہ سکا مرا زخم جگر کبھی مِل نہ سکا مرے دل کو سکوں
(آغا صادق)

اس وزن میں تقریباً تقریباً الفاظ کے (غنہ وہ ی ے) گر سکتے ہیں اور اس بحر میں تقریباً ایسا ہی ہوتا ہے۔

بحرِ متدارک مثمن اجذ ''کم مستعمل''

ارکان

'فاعلن' تین بار اور 'فع' ایک بار ہر مصرع میں یعنی
فاعلن فاعلن فاعلن فع

مثال

ہر طرف مجمع عاشقاں ہے
ترے دم سے یہ سارا سماں ہے

تقطیع

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فع
ہرطرف	مج مئے	عاشقا	ہے
تے ردم	سے یہ سا	راسما	ہے

برائے مشق

دوستی دُشمنی میں بدل کر
کیا مِلا ایسے سانچے میں ڈھل کر

بحرِ متدارک اجذ شانزدہ رُکنی ''کم مستعمل''

ارکان

یہ بحر دراصل بحرِ متدارک مثمن اجذ کے ارکان کو دوبار کر دینے سے بنتی ہے یعنی:

فاعلن فاعلن فاعلن فع فاعلن فاعلن فاعلن فع

مثال

شاہ خیمہ میں جا کر پکارے آج رُخصت ہے میری جہاں سے

تقطیع

فاعلن فاعلن فاعلن فع فاعلن فاعلن فاعلن فع
شاہ خے ما مجا کر پکا رے آ جر خ صت ہے ری جہا سے

برائے مشق

شاہ خیمہ میں جا کر پکارے آج رُخصت ہے میری جہاں سے
میرا اللہ سر پر تمہارے آج رُخصت ہے میری جہاں سے

بحرِ متدارک مجنوں مقطوع شانزدہ رُکنی ''مستعمل''

ارکان

اس بحر میں فَعِلُنْ (مجنون) اور فَعْلُنْ (مقطوع) ایک مصرع میں دونوں یا کوئی ایک آٹھ بار آتا ہے۔

تقطیع

فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن	فعلن
ترآ	کھےتو	ہوجا	تی ہیں	پرکا	لذت	اس رُو	نے میں	

برائے مشق

تر آنکھیں تو ہو جاتی ہیں پر کیا لذت اس رونے میں
جب خونِ جگر کی آمیزش سے اشک پیازی بن نہ سکا
مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں سے نمازی بن نہ سکا
(اقبال)

ہمراہ سرشک خونیں کے آنکھوں سے جگر بھی لپکا ہے
تارے تو ہمیشہ ٹوٹتے تھے اب کے مہ کامل ٹوٹ گیا
(حیدر دہلوی)

اُونچا ہے مذاقِ حسنِ نگر ہر جلوہ نہیں شایانِ نظر
ہم پیار اُسی سے کرتے ہیں جو پیار کے قابل ہوتا ہے
(آغا صادق)

بحرِ متدارک اجذ شانزدہ رُکنی "کم مستعمل"

ارکان

فاعلن فعل یا فاعلن فعول دوبار ہر مصرع میں یعنی:

فاعلن فعل فاعلن فعل

یا

فاعلن فعول فاعلن فعول

تقطیع

فاعلن	فعل	فاعلن	فعل
کوہ بھی	حسیں	کوہ دل	نشی

یا

فاعلن	فعول	فاعلن	فعول
آ کھ بے	قرار	دل مرا	فگار

برائے مشق

کوئی بھی حسیں کوئی دل نشیں
ناسک اب کبھی خواب میں ملے
(اطہر ناسک)
آ گئی بہار چھا گئی بہار
شاخِ برگ ریز مرغِ نغمہ خواں

بحرِ مجتث

بحرِ مجتث مثمن سالم "غیر مستعمل"

ارکان

مستفعلن فاعلاتن دو بار ہر مصرع میں یعنی:

مستفعلن	فاعلاتن	مستفعلن	فاعلاتن

تقطیع

مستفعلن	فاعلاتن	مستفعلن	فاعلاتن
میری نظر	سوگئی ہے	تیری نظر	سو گئی ہے
زخمی جگر	ہوگیا ہے	چھلنی نظر	ہو گئی ہے

برائے مشق

میری نظر سوگئی ہے تیری نظر سوگئی ہے
زخمی جگر ہوگیا ہے چھلنی نظر ہوگئی ہے

بحرِ مجتث مثمن، مجنوں، مقطوع، محذوف، مقصور، مشعت مقصور "مستعمل عام"

ارکان

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

یا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

یا

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

شعر کے عروض وضرب میں اِس بحر کے آخری ارکان کی چاروں صورتیں ہوسکتی ہیں یعنی فعلن (بہ سکونِ عین) فعِلن (بہ کسرِ عین) فعلان (بہ سکونِ عین) یا فعِلان (بہ کسرِ عین) میں سے کوئی بھی۔

مثال

شب سیاہ ڈھلی صبح آشکار ہوئی
جبیں پہ زخم لیے ہاتھ میں گلاب لیے (نذیر قیصر)

تقطیع

مفاعلن	فعلاتن	مفاعلن	فعلن
شبے سیا	ہ ڈھلی صب	ح آشکا	رہوی
جبی پہ زخ	م لیے ہا	تھ مے گلا	ب لیے

برائے مشق

لحاف اوڑھ کے سوتی رہی ہوا بیدلؔ
چراغ جلتا رہا سامنے کی کھڑکی میں (بیدل حیدری)

غفار! ہو کہ یہ تجدید ہے محبّت کی
جو میں نے چوم لیے ہیں ترے لبوں کے گلاب (شکیل سروش)

بس اب لرزتے ہوئے ہونٹ چوم لینے دے
مطالبہ کوئی اس کے سوا کریں کے نہیں (شہزاد احمد)

خزاں سے ہار کے بازی جواریوں کی طرح
شجر کھڑے ہیں چمن میں بھکاریوں کی طرح (اقبال ساجد)

کسی کی یاد میں پلکیں بھگوئے ساری رات
ستارے سسکیاں لے لے کے روئے ساری رات (شکیل سروش)

بحرِ مجتث مثمن مجنون "غیر مستعمل"

ارکان

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

مثال

موافقت میں عناصر کی گر نفاق نہ ہوتا
فراقِ رُوح کا قالب سے اتفاق نہ ہوتا

تقطیع

مفاعلن	فعلاتن	مفاعن	فعلاتن
موافقت	م عناصر	ک گر نفا	ق نہ ہوتا
فراق رو	ح کقالب	س اتفا	ق نہوتا

برائے مشق

دلدیہ درد الم بھی تو مغتنم ہے کہ آخر
نہ گریۂ سحری ہے نہ آہ نیم شبی ہے
کھڑی ہے خوف کی ڈائن بدل کے بھیس یہاں پر
اور اس کے چہرے پہ رعنائیاں تلاش نہ کر تو

نوٹ

اس بحر میں ''فعلاتن'' مجنون بکسر عین کی جگہ ''فعلاتن'' بسکون عین بھی آ سکتا ہے جو بروزنِ ''مفعولن'' ہے اور جائز ہے۔

مثال

تو ایک عمر سے بے چین و بے قرار پڑا تھا
سبب ہے کیا اب اے دل جو اضطراب نہیں ہے

تقطیع

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن
سبب ہ کا ہ اب اے دل ج اض طرا ب نہی ہے

بحرِ ہزج

بحرِ ہزج مثمن سالم "مستعمل عام"

ارکان

مفاعیلن چار بار ہر مصرع میں یعنی

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مثال

ہر اِک سے پیار کرنا دل کا دروازہ کھلا رکھنا
قمؔر تم اپنا اندازِ وفا سب سے جدا رکھنا (ادریس قمر)

تقطیع

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
ہرک سے پا رکرنا دل کدروازہ کھلا رکھنا

برائے مشق

سروؔش اِک روز چلتے چلتے ایسے راستہ بھٹکے
سفر میں کٹ گئی یہ عمر لیکن گھر نہیں آیا (شکیل سروش)

تجوری ذہن کی خالی رہی آوارہ سوچوں سے
بدی کا سانپ نیکی کے خزانے پر نہیں آیا (شکیل سروش)

ابھی ماحول عرفانِ ہنر میں پست ہے حیدؔر
یکا یک ہر بلند آواز پہچانی نہیں جاتی

وضاحت

بحرِ ہزج مثمن سالم کے آخری رُکن ''مفاعیلن'' کو ''مفاعیلان'' (مسبغ) بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً: مفاعیلن ، مفاعیلن ، مفاعیلن ، مفاعیلان اِس طرح چونکہ زحاف ''مسبغ'' کا اِطلاق ہوتا ہے تو اس صورت میں یہ بحر، بحرِ ہزج مثمن مسبغ کہلائے گی۔ مثال دیکھیے :

ہماری بے قراری کا نتیجہ ہے مسرت خیز
پھڑک جاتا ہے دل صیاد کا جب کرتے ہیں کچھ ریز

تقطیع

مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلان
ہماری بے	قراری کا	نتی جا ہے	مسرت خیز
پھڑک جاتا	دل صیا	دکا جب کر	تے ہے کچھ رے ز

بحرِ ہزج مثمن مقصور محذوف ''مستعمل عام''

ارکان

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن فعولن

یا

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن فعولن

مثال

فطرت کے تقاضوں میں، خلوت کے خزینوں میں
آہوں کا سمندر ہوں ، جو درد کو تڑپا دے (عامر شریف)

صدمات سے دل برہم نالوں سے اثر برہم
کچھ عشق ادھر برہم کچھ حسن اُدھر برہم

تقطیع

مفعول	مفاعیلن	مفعول	مفاعیلن
صدمات	س ددل برہم	نالوس	اثر برہم
کچھ عشق	اُدھر برہم	کچھ حسن	ادھر برہم

برائے مشق

میں خوب سمجھتا ہوں اے عاقبت اندیشی
دِلکش بھی ہے یکتا بھی وہ حسن مگر برہم
کیا خوب ہوائے حیدّر ہمراہ جوانی کے
شیرازۂ ہستی بھی ہو جائے اگر برہم (حیدر دہلوی)

بحرِ ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور محذوف ''مستعمل عام''

ارکان

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

یا

مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل

مثال

میں شب کے دریچے میں کھڑا سوچ رہا ہوں
فٹ پاتھ پہ سوئے ہوئے کس ماں نے جنے ہیں (مقبول تنویر)

تقطیع

مفعول	مفاعیل	مفاعیل	فعولن
مےشب‌ک	دری‌چےم	کھڑاسوچ	رہا ہو
فٹ پاتھ	پ‌سوئےہ	وکس‌مان	جنے ہے

برائے مشق

وہ بات بھی اس شہر میں منسوب ہے مجھ سے
جو بات کبھی میری زبان تک نہیں آئی (وفا حجازی)

یوں شام و سحر کھاتا نہ معجونِ محبّت
دل کو ہے دوا اتنی ہی اکسیر اس نے (سروش)

پڑھتا ہوں ترے روئے مقدس کا صحیفہ
کرتا ہوں تری چشمِ عنایات کی پوجا (محمود عامر)

اے دل تری ونجلی کی صدا کون سنے گا
تو ڈھونڈے ہیں جس کو یہاں وہ ہیر نہیں ہے (سروش)

بحرِ ہزج مثمن مقبوض "مستعمل"

ارکان

مفاعلن چار بار ہر مصرع میں یعنی
مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن

مثال

نہ چل سکا پتا اُسے تھی اس میں اتنی سادگی
کہ اس کے عشق میں کسی کی جان ہی چل گئی

تقطیع

مفاعلن	مفاعلن	مفاعلن	مفاعلن
نچل سکا	پتا اسے	تھ اس م ات	نسادگی
کہ اس ک عش	ق مے کسی	کجا نہی	چل گئی

برائے مشق

یہ سرخ سرخ لب ترے ہیں شہد سے بھرے ہوئے
چھپا کے رکھ بچا کے رکھ نہ کوئی یہ نچوڑ لے
یہ تھوڑی تھوڑی مے نہ دے کلائی موڑ موڑ کر
بھلا ہو تیرا ساقیا پلا دے خم نچوڑ کر
(بہادر سنگھ کام بدایونی)

بحرِ ہزج مثمن اشتر "مستعمل عام"

ارکان

فاعلن مفاعیلن دو بار ہر مصرع میں یعنی

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن

اپنے دل کی بستی تو بار بار اُجڑی ہے
ہم قمرؔ نہ باز آئے بستیاں بسانے سے (ادریس قمر)

تقطیع

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن
اپ ندل کِ بس تی تو بار با راج ڑی ہے
ہم قمر ن بازائے بس تیا بسانے سے

برائے مشق

درد و غم کی دولت کے ایک ہم امیں ٹھہرے
عمر بھر کا رونا ہے رتجگوں میں جینا ہے (پروفیسر ڈاکٹر امین)

یہ سمجھ کے مانا ہے سچ تمہاری باتوں کو
اتنے خوبصورت کب جھوٹ کیسے بولیں گے (شہزاد احمد)

بحرِ ہزج مثمن اشتر مقبوض ''مستعمل''

ارکان

فاعلن مفاعلن دو بار ہر مصرع میں یعنی:
فاعلن مفاعلن فاعلن مفاعلن

مثال

ع تیری زلف کی طرح رات بھی سیاہ تھی

تقطیع

فاعلن مفاعلن فاعلن مفاعلن
تے رزل فکی طرح رات بھی سیاہ تھی

برائے مشق

تیری زلف کی طرح رات بھی سیاہ تھی
اس سیاہ رات میں مجھ کو تیری چاہ تھی
کیوں ترے مزاج سے آشنا نہیں ہوا
کتنے دُکھ کی بات ہے میں ترا نہیں ہوا

بحرِ ہزج مسدس مقصور محذوف ''مستعمل عام''

ارکان

مفاعیلن مفاعیلن فعولن (محذوف)

یا

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل (مقصور)

مثال

مرا مرنا بھی کیا مرنا ہے اب تو
مرا جینا بھی اب جینا نہیں ہے

تقطیع

مفاعیلن	مفاعیلن	فعولن
مرامرنا	بھ کامرنا	ہ اب تو
مراجینا	بھ اب جینا	نہی ہے

برائے مشق

مری اس زندگی کی سلطنت میں
ہیں کتنے میر جعفر کیا بتاؤں

یہاں تو سازشیں ہی سازشیں ہیں
یہ میں کس سرزمین پر آ گیا ہوں (سروش)

بحرِ ہزج مسدس اخرب مقبوض "کم مستعمل"

ارکان

مفعول مفاعلن مفاعیلن

مثال

آنکھیں ہیں کوئی چراغ ہو جیسے
چہرہ ہے کہ آفتاب ہو کوئی (راشد منہاس)

تقطیع

مفاعیلن	مفاعلن	مفعول
غ ہو جے سے	کوی چرا	آ کھے ہ

برائے مشق

آنکھیں ہیں کوئی چراغ ہو جیسے
چہرہ ہے کہ آفتاب ہے کوئی
کہتے ہیں کہ وہ نگار آتا ہے
کیا فائدہ جی ہی تن سے جاتا ہے

بحرِ ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف مقصور "مستعمل عام"

ارکان

مفعول مفاعلن فعولن (محذوف)

یا

مفعول مفاعلن مفاعیل (مقصور)

مثال

یہ پھول جو قبر پر اُگا ہے
انساں کے لہو کا ارتقا ہے (شکیل سروش)

تقطیع

مفعول	مفاعلن	فعولن
یہ پھول	ج قب ر پر	اُ گا ہے

برائے مشق

دانتوں میں زبان لے رہا ہوں
خود اپنا بیان لے رہا ہوں (بیدل حیدری)

رُودادِ شباب لکھ رہا ہوں
آندھی پہ کتاب لکھ رہا ہوں (بیدل حیدری)

قبریں نہ کہو انھیں کہ گوہرؔ
بکھرا ہے غبار اپنا اپنا (گوہر ہوشیارپوری)

وہ چھوڑ گیا ہے مجھ کو مشتاقؔ
دریا نے بدل لیا ہے رستہ (احمد مشتاق)

بحرِ ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف مقصور "مستعمل عام"

ارکان

مفعول	مفاعلن	فعولن (محذوف)

یا

مفعول	مفاعلن	مفاعیل (مقصور)

مثال

دیوانہ ہو گیا ہوں تیرا
پروانہ ہو گیا ہوں تیرا

تقطیع

مفعولن	فاعلن	فعولن
دی وانہ	ہوگیا	ہ تے را
پروانہ	ہوگیا	ہ تے را

برائے مشق

ڈرتے ڈرتے دم سحر سے
تارے کہنے لگے سحر سے (اقبال)

آنکھوں میں روشنی نہیں ہے
یہ کوئی زندگی نہیں ہے

بحرِ رمل

بحرِ رمل سالم

ارکان

فاعلاتن چار بار ہر مصرع میں ''غیر مستعمل''

یہ بحرِ سالم حالت میں اُردو میں مستعمل نہیں ہے۔صرف اساتذہ نے اس میں غزلیں کہی ہیں۔موجودہ دور میں اس وزن میں کسی کی غزل دیکھنے میں نہیں آئی ماسوائے اس ایک غزل کے جو ادریس قمر نے کہی ہے، یعنی:

ارکان

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

مثال

تیرے میرے عشق کا قصہ پرانا ہو گیا ہے

تقطیع

فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن
تے رے مرے	عشق کا قص	صا پرانا	ہو گیا ہے
اب ت تے ری	یاد آ ئے	اِک زمانا	ہو گیا ہے

برائے مشق

فصلِ گل کی دیکھ کیا کیا ڈال ڈال ہیں بہاریں
رشتوں کی ہی جھلک میں لاکھ آنکھیں اس شجر میں

بحرِ رمل مثمن مقصور محذوف "مستعمل عام"

ارکان

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن (محذوف)

یا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات (مقصور)

مثال

یوں تو ہر چھوٹے بڑے نے بات کی انسان کی
زندگی پھر بھی اذیت میں کٹی انسان کی (ادریس قمر)

تقطیع

فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن
یوت ہر چھو	ٹے بڑے نے	باتکی ان	سان کی
زن دگی پھر	بھی اذی یت	میں کٹی ان	سانکی

برائے مشق

ہیں جہاں کے قفل میں انساں کرم کے واسطے
بستے ہیں آدم یہاں درد و الم کے واسطے (عامر شریف)

زندگی اِک بدچلن آوارہ لڑکی ہے سروشؔ
دیکھ لینا ایک دن یہ بھی تجھے ٹھکرائے گی

اب سروشؔ آتی کہاں سے خوشبوئے رسمِ وفا
ہم نے اپنا دل لگایا کاغذی پھولوں کے ساتھ

اپنے پیکر میں زمانے سے جدا تصویر تھی
وہ مری آنکھوں کا دھوکہ تھا یا کوئی ہیر تھی (شوکت مہدی)

بحرِ رمل مثمن مشکول ''مستعمل''

ارکان

فعلات، فاعلاتن دوبار ہر مصرع میں یعنی

فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن

دل مضطرب کا دیکھا عجب اضطراب اُلٹا
ہوا اور مضطر اُس نے جو ذرا نقاب اُلٹا (مرزا احمد بیگ قیس)

تقطیع

فعلات	فاعلاتن	فعلات	فاعلاتن
دل مضط	رب ک دےکھا	ع ج بض ط	را ب اُل ٹا
ہ وا اور	مضطر س نے	ج ذران	قاب اُل ٹا

برائے مشق

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیرِ نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

یہ مسائلِ تصوف یہ ترا بیان غالبؔ
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا (غالبؔ)

بحرِ رمل مثمن مجنون ''کم مستعمل''

ارکان

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

مثال

صبح کے وقت میں جب لکھنے لگا سہرا تمہارا
میں نے ہر پھول میں محسوس کیا چہرا تمہارا

تقطیع

فاعلاتن	فعلاتن	فعلاتن	فعلاتن
صب حکے وق	ت مجب لکھ	ن لگاسہہ	رتمارا
مےنہر پھو	ل م ح سو	س کیاچہ	راتمہارا

برائے مشق

صبح کے وقت میں جب لکھنے لگا سہرا تمہارا
میں نے ہر پھول میں محسوس کیا چہرا تمہارا (سروش)

میں شہیدلب لعیں کا ہوں ہمدم مرے خوں سے
سنگ ریزوں میں بھی ہو لعلِ بدخشاں کی سی رونق

بحرِ رمل مثمن، مخبون، مقطوع، محذوف، مقصور، مشعت مقصور ''مستعمل عام''

ارکان

فعلاتن/ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلُن (مقطوع)

یا

فعلاتن/ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن (مخبون محذوف)

یا

فعلاتن/ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعْلات (مشعت مقصور)

فعلاتن/ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلات (مخبون مقصور)

وضاحت

آپ اس بحر کا پہلا رُکن (صدر و ابتدا) سالم یا ''مخبون (فاعلاتن یا فعلاتن) دونوں میں سے کوئی بھی لا سکتے ہیں۔ حشو کے دونوں رُکن صرف ''مخبون (فعلاتن) آئیں گے جب کہ (عروض و عجز) فَعْلُن، فَعِلُن، فعلان یا فَعِلان میں سے کوئی بھی لا سکتے ہیں اب ہم وضاحت کے لیے دو شعر پیش کرتے ہیں۔

مثال ۱

جہاں دھرتی پہ بھی جنت کا سماں ہوتا ہے
جہاں انسانوں پہ پھولوں کا گماں ہوتا ہے (سروش)

مثال ۲

میں تجھے بھول چکا تھا کہ اچانک کل رات
عید کا چاند تری یاد دلانے آیا

تقطیع

فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

ج ہ درتی پ بھجن نت ک سماہو تا ہے

ج ہ ان سا ن پ پھولو ک گما ہوتا ہے

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

مے تجھ بھو ل چکا تھا ک اچانک کل رات

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

ع دکا چا دتری یا ددلا نے آیا

نوٹ

اس بحر کی مشق اچھی طرح کریں کیونکہ یہ مستعمل عام ہونے کے ساتھ ساتھ خاصی مشکل اور دقیق ہے۔

برائے مشق

اُس نے کل گاؤں سے جب عزمِ سفر باندھا تھا
بچہ آغوش میں تھا پشت پہ گھر باندھا تھا (بیدل حیدری)

یہ جو لوگوں کو اب آواز سے پہچانتا ہے
اس کی ماں نے اُسے تعویز نظر باندھا تھا (بیدل حیدری)

مجھ کو منزل پہ پہنچنا تھا بالآخر پہنچا
یوں تو اپنوں نے بھی رستے میں بچھائے پتھر (توقیر لدھیانوی)

بھول کر راہ کبھی چشمِ تصور میں آ
دل ترا گھر ہے کبھی لوٹ کے اس گھر میں (سروش)

پھول خوشبو کے نشے ہی میں بکھر جاتے ہیں
لوگ پہچان بناتے ہوئے مر جاتے ہیں (سعداللہ شاہ)

کارِ فرہاد سے یہ کم تو نہیں جو ہم نے
آنکھ سے دل کی طرف موڑ دیا پانی کو

کیوں نہ جھگڑا ہو یہاں عرسِ غزل پر ہر بار
قبر ہے ایک ظفّر اور مجاور کتنے (ظفر اقبال)

بحرِ رمل مسدس مقصور محذوف "مستعمل عام"

ارکان

فاعلاتن دو بار اور فاعلات یا فاعلن ایک بار ہر مصرع میں یعنی:

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن (محذوف)

یا

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات (مقصور)

مثال

نامکمّل آشیاں ہے زندگی
ایک بکھری داستاں ہے زندگی (شکیل سروش)

تقطیع

فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن
نمکمل	آشیاہے	زن دگی
اےک بکھری	داستاہے	زن دگی

برائے مشق

یہ نہیں ممکن پریشانی نہ ہو
کیا خبر اُس آنکھ میں پانی نہ ہو (صابر ظفر)

جیسی ان آنکھوں میں سرخی ہے ظفؔر
ایسی تاروں میں بھی تابانی نہ ہو (صابر ظفر)

میں نے کتنی ہی صدائیں دیں تجھے
کچھ بتا اب تو کہاں ہے زندگی (شکیل سروش)

بحرِ رمل مسدس مجنون، مقطوع، محذوف، مقصور، مشعث مقصور "مستعمل عام"

ارکان

فعلاتن/فاعلاتن فعلاتن فَعْلُن (مقطوع)

یا

فعلاتن/فاعلاتن فعلاتن فَعِلُن (محذوف)

یا

فعلاتن/فاعلاتن فعلاتن فَعْلان (مشعث مقصور)

یا

فعلاتن/فاعلاتن فعلاتن فَعِلان (مقصور)

وضاحت

اس بحر کی صورتِ حال بھی بحرِ رمل مثمن مجنون مقطوع محذوف، مقصور، مشعث قصور جیسی ہے فرق صرف یہ ہے کہ وہ مثمن تھی یہ مسدس ہے۔ اس کے ''حشو'' میں دو رُکن

’’فعلاتن‘‘ تھے جب کہ اس کے ’’حشو‘‘ میں ایک رُکن ’’فعلاتن‘‘ ہے۔

مثال

دل دھڑکنے کا سبب یاد آیا
وہ تری یاد تھی اب یاد آیا (ناصر کاظمی)

تقطیع

فعلن	ذملاتن	فاعلاتن
دایا	کسبب یا	دل دھڑک نے
دایا	دتھ اب یا	وہ تری یا

برائے مشق

کھولنا ہے ابھی سامانِ سفر
اور اِمکانِ سفر دیکھنا ہے (ظفراقبال)

کوئی جادہ نہ منزل صابؔر
اپنے ہی گرد بھٹکتا ہوں میں (نوبہار صابر)

اے مرے دوست ترے جانے سے
اس طرح چھائی اُداسی دل پر
زندگی قہر کی تنہائی ہے (سروش)

قریۂ وہم و گماں تک آئے
ہم ترے ساتھ کہاں تک آئے (ناصر بشیر)

ہاتھ کاغذ پہ دھرے بیٹھا ہوں
شعر آ آ کے پلٹ جاتے ہیں (احمد مشتاق)

بحرِ رمل مربع مشکول "مستعمل"

ارکان

فعلات	فاعلاتن

مثال

یہ ذرا سی مہربانی
ہے یہ میری زندگانی

تقطیع

فعلات	فاعلاتن
یہ ذراس	مہ ربانی
ہ یہ مے ر	زن دگانی

برائے مشق

یہ ذرا سی مہربانی
ہے یہ میری زندگانی
ہے یہ حور جنت دل
ہے یہ چیز آسمانی

بحرِ رمل مربع سالم "مستعمل عام"

ارکان

فاعلاتن دو بار ہر مصرع میں

مثال

مشک عنبر تیری سانسیں
میکدہ ہیں تیری آنکھیں

تقطیع

فاعلاتن	فاعلاتن
مے کدہ ہے	تے رآ کھے
مش ک عن بر	تے رسا سے

برائے مشق

میکدہ ہیں تیری آنکھیں
مشکِ عنبر تیری سانسیں
ہونٹ تیرے شہد جیسے
ہیں شفق رُخسار تیرے

بحرِ خفیف

بحرِ خفیف مثمن سالم ''غیر مستعمل''

ارکان

فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن مس تفع لن

وضاحت

اُردو میں یہ بحر سالم حالت میں غیر مستعمل ہے حتیٰ کہ اساتذہ کے کلام میں بھی کہیں اِس بحر کے سالم حالت میں استعمال کی مثال نہیں ملی۔ لہٰذا اسے صرف تعارف کی حد تک درج کر رہے ہیں۔

بحرِ خفیف مسدس ''مستعمل عام''

مجنون، محذوف، مقطوع، مقصور، مشعث مقصور

ارکان

فاعلاتن مفاعلن فَعْلُنْ ''مقطوع''

یا

فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن "مجنون محذوف"

یا

فاعلاتن مفاعلن فَعْلان "مشعت مقصور"

یا

فاعلاتن مفاعلن فَعِلان "مجنون مقصور"

وضاحت

بحرِ رمل کی طرح بحرِ خفیف کی اِس مغذوف بحر میں بھی صدر و اِبتدا میں فاعلاتن کی بجائے "فعلاتن" مجنون لگا سکتے ہیں جب کہ حشو کا رُکن جوں کا توں رہے گا اور عروض و بحر میں چاروں محذوف ارکان میں سے کوئی بھی لگا سکتے ہیں۔

یعنی "فَعْلُن" یا "فَعِلُن" یا "فَعْلان" یا "فَعِلَان"

مثال

کوئی بنتا ہے کب کسی کا سروش
ہر کسی کو نہ اپنا سمجھا کر

تقطیع

فاعلاتن	مفاعلن	فعلان (مشعت مقصور)
کوی بن تا	ہ کب کسی	ک سروش
فاعلاتن	مفاعلن	فعلن (مقطوع)
ہر کسی کو	نہ اپ نسم	جھا کر

برائے مشق

جب وہ شعلہ جمال آ جائے
روشنی کو زوال آ جائے (سروش)

عید تیرے وصال کا موسم
عید تیرا ہی اِستعارہ ہے

عید کے روز تیری یاد میں دل
خشک لکڑی کی طرح جلتا ہے

عید کے چاند کی طرح اِک شخص
یاد آ کے آسماں پہ رہتا ہے (شکیل سروش)

ہائیکو

ایک لمحہ تری محبّت کا
دوسرا تھا تری جدائی
تیسرے میں یہ عمر بیت گئی (سروش)

جب بھی چھپواؤں گا کتاب اپنی
ہائیکو میں چھپا کے درد تیرا
میں سناؤں گا ساری دُنیا (سروش)

بحرِ خفیف مربع مجنون مذال ''غیر مستعمل''

ارکان

فاعلاتن مفاعلن (مجنون)
یا
فاعلاتن مفاعلان (مذال)

مثال

اے جنوں تیرے ہاتھ سے
نے بچا اِک قبا کا تار

تقطیع

فاعلاتن	مفاعلن	(مجنون)
اے جنو تے	رہا تھسے	
فاعلاتن	مفاعلان	(مذال)
نے بچا اِک	قبا ک تار	

برائے مشق

اے جنوں تیرے ہاتھ سے
نے بچا اِک قبا کا تار
ہر طرف دُشمنی ملی
ہم کو کیا زندگی ملی
ہم نے سب سے ہی کی وفا
پھر بھی رُسوائی ہی ملی
کوئی مفلس کوئی امیر
مختلف زندگی ملی

بحرِ مضارع

بحرِ مضارع مثمن سالم ''غیر مستعمل''

ارکان

مفاعیلن فاع لاتن دوبار ہر مصرع میں

یعنی

مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاعلاتن

وضاحت

یہ بحر بھی سالم حالت میں غیر مستعمل ہے اور اِس کا یہاں اندراج اس کے تعارف کی حد تک ہے۔

بحرِ مضارع مثمن اخرب ''مستعمل''

ارکان

مفعول فاع لاتن دوبار ہر مصرع میں

یعنی

مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن

مثال

شورِ جنوں ہمارا آخر کو رنگ لایا
جو دیکھنے کو آیا ہاتھوں میں سنگ لایا

تقطیع

مفعول	فاع	لاتن	مفعول	فاع	لاتن
شورے جنوں ھ		مارا	آخرک		رنگ لایا
جو دیکھ	نےک	آیا	ہاتھوں م		سنگ لایا

برائے مشق

شورِ جنوں ہمارا آخر کو رنگ لایا
جو دیکھنے کو آیا ہاتھوں میں سنگ لایا

اب سیدھے منہ کوئی بھی کرتا نہیں باتیں
لگتا ہے اب دلوں میں گندھک بھری ہوئی ہے

اِس طرح بھیجتا ہوں خود پر درود بیدؔل
میری ہی لاش جیسے مجھ میں دبی ہوئی ہے (بیدل حیدری)

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور محذوف ”مستعمل عام“

ارکان

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن (محذوف)

یا

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات (مقصور)

مثال

بیدؔل نہ ٹافیاں نہ کھلونے تھے ہاتھ میں
بچے سے شام کرنی پڑی معذرت مجھے (بیدل حیدری)

پیش آ سکے گا کیسے کوئی حادثہ مجھے
ماں نے کیا ہوا ہے سپردِ خدا مجھے (شوکت مہدی)

دیکھا تھا ایک دن کوئی چہرہ گلاب سا
پھر اس کے بعد آنکھ کی لالی نہیں گئی (شکیل سروش)

تقطیع

مفعول	فاعلات	مفاعیل	فاعلن
بیدل ن	ٹافیان	کھلونےتھ	ہاتھمے

برائے مشق

تو بھی تو کوئی غیر نہیں غم گسار ہے
تھوڑی سی خاک تو بھی مرے سر میں ڈال دے (اسلم کولسری)

اس عہد کم شناس میں اچھا وہی رہا
جو زندگی کی قید سے آزاد ہو گیا (اسلم کولسری)

دُنیا کے اِس چمن سے جو گھبرا کے ہم چلے
کس آن اِس بہار میں مرجھا کے ہم چلے (عامر شریف)

کُنجِ دلِ تباہ میں کیا ہے بچا ہوا
اِک نقشِ پائے یار ہے حیرت بنا ہوا (سعداللہ شاہ)

حُسنِ نظر کو تیری جدائی نے ڈس لیا
ویران سارے شہر کے دیوار و در لگے (محمودعامر)

تاروں سے رات تیرا پتہ پوچھتے ہوئے
میں خود بھی کھو گیا تھا تجھے ڈھونڈتے ہوئے (سروش)

بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف ''کم مستعمل''

ارکان

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلاتن

مثال

اے عشق تجو کھ میرے ستانے سے فائدہ کیا
جب دل ہی جل چکا ہو جلانے سے فائدہ کیا

تقطیع

مفعول	فاعلات	مفاعیل	فاعلاتن
اے عشق	تجھ ک مے ر	ستانے س	فائدہ کا
جب دل ہ	جل چکا ہ	جلانے س	فائدہ کا

برائے مشق

اے عشق تجھ کو میرے ستانے سے فائدہ کیا
جب دل ہی جل چکا ہو جلانے سے فائدہ کیا

سینے پہ داغ آئینہ کے اِس سبب سے آئے
پرچھائیں پڑ گئی ہے کسی رشک ماہ کی یہ

بحرِ مضارع مثمن مکفوف مقصور "کم مستعمل"

ارکان

مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات

مثال

ع کہاں تیرا ہے جواب تری کون دے مثال

تقطیع

مفاعیل	فاعلات	مفاعیل	فاعلات
کہاتیر	ہے جواب	تری کون	دے مثال

برائے مشق

تری آنکھ ہے چراغ، ترے گال ہیں گلاب
تری زلف جیسے رات، ترے ہونٹ ہیں شراب

ارے دل کہا تو مان زلف سیہ کو نہ چھیڑ
خبردار کیا کرے ہے کالی بلا کو نہ چھیڑ

بحرِ مضارع مسدس اخرب مکفوف "غیر مستعمل"

ارکان

مفعول مفاعیل فاعلاتن
شکوہ ہے کسی کا نہ ہم کو اے دل
دے بیٹھے ہیں جان اب تو اس کو دے دل

تقطیع

مفعول	مفاعیل	فاعلاتن
شکوہ ہ	کسی کان	ہم کواے دل
دے بیٹھ	ہجان ب ت	اس کو دے دل

برائے مشق

شکوہ ہے کسی کا نہ ہم کو اے دل
دے بیٹھے ہیں جان اب تو اس کو دے دل

جب مجھ کو ملی حور آسمانی
اُس روز ملی ہم کو زندگانی

بحرِ مضارع مسدس اخرب مقصور "بہت کم مستعمل ہے"

ارکان

مفعول فاعلات مفاعیلن

مثال

ع دیتی ہے زلفِ یار ہمیں دھوکہ

تقطیع

مفعول	فاعلات	مفاعیلن
دیتی ہ	زُل ف یار	ہمے دھوکہ

برائے مشق

پردہ اُٹھا جو اُس رُخِ روشن سے
دن کا گماں ہے سارے زمانے کو

بحرِ مضارع مسدس اخرب مکفوف مقصور "مستعمل"

ارکان

مفعول فاعلات مفاعیل

مثال

لیتے ہیں اشک چشم جگر یار
دل کھینچتا ہے آہ شرر بار

تقطیع

مفعول	فاعلات	مفاعیل
لیتے	اش ک چش م	جگر یار
دل کھینچ	تاہ آہ	شرر بار

برائے مشق

لیتے ہیں اشک چشمِ جگر یار
دل کھینچتا ہے آہ شرر بار
اُترا جو دُشمنی پہ مرا یار
کر دے گا محل خواب وہ مسمار

بحرِ رجز

بحرِ رجز مثمن سالم

ارکان

مستفعلن چار بار ہر مصرع میں ''مستعمل عام''

یعنی

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مثال

ع تیری نظر میری نظر سے مِل گئی اچھا ہوا

تقطیع

مس تف علن مس تف علن مس تف علن مس تف علن
تے ری نظر مے ری نظر سے مِل گئی اچھ چھا ہوا

برائے مشق

اِک روز جب تیری نظر میری نظر سے مل گئی
اِک رُوح کی پوشاک تھی اس دن اچانک مِل گئی

مستی میں لغزش ہو گئی معزور رکھا چاہیے
اے اہلِ مسجد اس طرف آیا ہوں میں بہکا ہوا

وضاحت

بحرِ رجز مثمن سالم کے آخری رُکن "مستفعلن" کو "مستفعلان" مذال بھی کیا جاتا ہے۔ مثلاً: مستفعلن، مستفعلن، مستفعلن، مستفعلان۔ مثال دیکھیے :

اس نے کہا وہ کون تھا خولت میں خواہانِ وصال
میں نے کہا عاشق ترا شیدا ترا پرشاد شاد (کش پرشاد شاد)

تقطیع

مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن	مستفعلن
اس نے کہا	وہ کون تھا	خل وت مخا	ہانے وصال
مے نے کہا	عاشق ترا	شیدا ترا	پرشاد شاد

بحرِ رجز مثمن مطوی "کم مستعمل"

ارکان

مفتعلن چار بار ایک مصرع میں یعنی:

مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن

مثال

خواب میں اِک بوسۂ رنگِ کفر پا ہاتھ لگا
رات اندھیری میں مرنے دزدِ حنا ہاتھ لگا

تقطیع

مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن
خواب م اِک بوس ہ رن گے ک ف پا بات لگا
رات ادھے ری م مرے دز دحنا ہات لگا

برائے مشق

عشق میں جو تیز ہوا مرغ سحر خیز ہوا
چشم سے خوں ریز ہوا دل سے غم انگیز ہوا

بحرِ رجز مثمن مطوی مجنون ''مستعمل''

ارکان

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن

مثال

صبح کو بو بھی تھی ہوا، پردۂ گل بھی چاک تھا
جلوۂ حسن آپ کا چھپ نہ سکا چمن چمن (حیدردہلوی)

تقطیع

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن
صبح ک بو بھ تھی ہوا پردۂ گل بھ چاک تھا
جلوہ حس ن آپ کا چھپ نہ سکا چمن چمن

برائے مشق

اب کے غضب ہے دلفریب، رنگ فضا چمن چمن
شاہد عہد گل رہے پابہ حنا چمن چمن

صدقے ترے شباب کے، کس سے مثال دیں تجھے
تیرے جمال سے کرے کسبِ ضیا چمن چمن (حیدر دہلوی)

بحرِ رجز مثمن مطوی مجنون کے حشو یا عروض و ضرب میں مفاعلن ''مجنون'' کو مفاعلان ''مذال'' لانا جائز ہے اور مشق میں دیے گئے اُستاد حیدر دہلوی کے پہلے شعر کا مصرع اولیٰ کے ''حشو کا رکن'' مذال کے وزن پر ہے اب ایک مثال دیکھئے:

جب وہ جمال دل فروز صورتِ مہر نیم روز
آپ ہی ہو نظارہ سوز پردے میں منہ چھپائے کیوں (غالبؔ)

تقطیع

مفتعلن	مفاعلان	مفتعلن	مفاعلان
جب و جما	ل دل فروز	صورت مہر	رنی م روز
مفتعلن	مفاعلان	مفتعلن	مفاعلن
آپ ہ ہو	نظار سوز	پردم منہ	چھپاہ کو

بحرِ رجز مثمن مجنون مطوی ''کم مستعمل''

ارکان

مفاعلن مفتعلن دو بار ایک مصرع میں
یعنی
مفاعلن مفتعلن مفاعلن مفتعلن

مثال

ع کبھی کبھی شام ڈھلے ملوا گر وقت ملے

تقطیع

مفاعلن	مفتعلن	مفاعلن	مفتعلن
کبھی کبھی	شام ڈھلے	ملواگر	وقت ملے

برائے مشق

جو اُٹھ گیا رشک پری دِکھا مجھے اپنی ادا
تو کیا کہوں میرے وہیں حواس سے جاتے رہے

بحرِ رجز مسدس سالم "مستعمل"

ارکان

مستفعلن تین بار ایک مصرع میں
یعنی

مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مثال

ع اِک عمر کا جب ساتھ ہے تیرا مرا

تقطیع

مس تف علن	مس تف علن	مس تف علن
اک عم رکا	جب ساتھ ہے	تے رامرا

برائے مشق

ہم کو مِلا جو لطف کوئے یار کا
کب وہ صبا کو لطف ہے گلزار کا

بحرِ رجز مسدس مطوی "کم مستعمل"

ارکان

مفتعلن تین بار ایک مصرع میں
یعنی

مفتعلن	مفتعلن	مفتعلن

مثال

ظلم کا اب اس سے گلہ کر نہ کبھی
فائدہ کیا گر نہ سنے شکوہ ترا

تقطیع

مفتعلن	مفتعلن	مفتعلن
ظلم کَ اب	اس سے گلہ	کر نَ کبھی
فائدَ کا	گر نَ سنے	شکوَ ترا

برائے مشق

ظلم کا اب اس سے گلہ کر نہ کبھی
فائدہ کیا گر نہ سنے شکوہ ترا

بحرِ رجز مربع سالم ''مستعمل''

ارکان

مستفعلن دو بار ایک مصرع میں یعنی

مستفعلن مستفعلن

مثال

تیری نظر میری نظر

دونو ہیں کس کی منتظر

تقطیع

مس تف علن	مس تف علن
تے ری نظر	مے ری نظر
دونو ہ کس	کی من تظر

برائے مشق

تیری ادائیں دیکھ کر

ہائے مری نیند اُڑ گئی

بحرِ رجز مربع مطوی ''مستعمل''

ارکان

مفتعلن دو بار ایک مصرع میں یعنی:

مفتعلن مفتعلن

مثال

ہاتھ ترا تھام لیا

ایسے لگا جام لیا

تقطیع

مفتعلن	مفتعلن
ہاتھ ترا	تھام لیا
ایس لگا	جام لیا

برائے مشق

ہاتھ ترا تھام لیا
ایسے لگا جام لیا
شام ڈھلی رات ہوئی
جانِ جگر لوٹ بھی آ

بحرِ رجز مربع مجنون ''مستعمل''

ارکان

مفتعلن مفاعلن

مثال

ہوش و حواس پھر کہاں
دل کو قرار پھر کہاں

تقطیع

مفتعلن	مفاعلن
ہوش حوا	س پھر کہا
دل ک قرا	ر پھر کہا

برائے مشق

ہوش و حواس پھر کہاں
دل کو قرار پھر کہاں

مفاعلن ''مجنون'' کو مفاعلان ''مذال'' بھی کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً :

مفتعلن	مفاعلان
صبح نسی	م کی بہار
ساتھ ل آ	ی بوے یار

مثلاً:

صبح نسیم کی بہار
ساتھ لے آئی بوئے یار

بحرِ منسرح

بحرِ منسرح مثمن سالم "غیر مستعمل"

ارکان

مستفعلن مفعولات دو بار ایک مصرع میں یعنی:

مستفعلن　　مفعولات　　مستفعلن　　مفعولات

وضاحت

بحرِ منسرح سالم حالت میں بالکل غیر مستعمل ہے۔ اِس لیے اِس کے بارے میں تفصیلاً درج نہیں کر رہے۔

بحرِ منسرح مثمن مطوی موقوف مکسوف "کم مستعمل"

ارکان

مفتعلن　فاعلن　مفتعلن　فاعلان (مطوی مکسوف)

یا

مفتعلن　فاعلات　مفتعلن　فاعلات (مطوی موقوف)

مثال

پردہ اُٹھا دوں اگر چہرۂ افکار سے
لا نہ سکے گا فرنگ میری نواؤں کی تاب (اقبال)

تقطیع

مفتعلن	فاعلن	مفتعلن	فاعلن
پردا اُٹھا	دوا گر	چہرہ اف	کار سے
مفتعلن	فاعلات	مفتعلن	فاعلات
لان سکے	گا فرنگ	میرنوا	ؤ کتاب

برائے تقطیع

سلسلۂ روز شب نقش گہہ حادثات
سلسلۂ روز و شب اصل حیات و ممات (اقبال)

بحرِ منسرح مثمن مطوی مجدوع منحور "کم مستعمل"

ارکان

مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع (مجدوع)

یا

مفتعلن فاعلات مفتعلن فع (منحور)

مثال

آ کہ مری جان کو قرار نہیں ہے
طاقت بیدادِ انتظار نہیں ہے (غالب)

تقطیع

مفتعلن	جان‌کوق	مفتعلن	فع
آ ک مری	جانکوق	رار نہی	ہے
طاق ت بے	دادان ت	ظار نہی	ہے

برائے مشق

دیتے ہیں جنت حیات دہر کے بدلے
نشہ باندازۂ خمار نہیں ہے
تو نے قسم مے کشی کی کھائی ہے غالبؔ
تیری قسم کا کچھ اعتبار نہیں ہے(غالبؔ)

بحرِ منسرح مثمن مطوی مسکوف مجدوع منحور "کم مستعمل"

ارکان

مفتعلن فاعلن مفتعلن فع (منحور)

یا

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاع (مجدوع)

مثال

حال جو دل کا کہا میں نے کسی سے
سارے جہاں پر ہوا راز مرا فاش

تقطیع

مفتعلن	فاعلن	مفتعلن	فع
حال ج دل	کا کہا	مے ن کسی	سے
مفتعلن	فاعلن	مفتعلن	فاع
سار جہا	پر ہوا	راز مرا	فاش

برائے مشق

حال جو دل کا کہا میں نے کسی سے
سارے جہاں پر ہوا راز مرا فاش

بحرِ منسرح مسدس مطوی "غیر مستعمل"

ارکان

مفتعلن فاعلات مفتعلن

مثال

ع تیری جدائی سے میرا خون جلا

وضاحت

بحرِ منسرح کی یہ مراحف بحرِ مستعمل نہیں اور اُردو شاعری میں آج کل اس کا استعمال بالکل نہیں دیکھا۔

بحرِ منسرح مسدس مطوی مقطوع ''غیر مستعمل''

ارکان

مفتعلن فاعلات مفعولن

مثال

ع دیپ بجھا جیسے سانس بجھتی ہو

تقطیع

مفتعلن	فاعلات	مفعولن
دیپ بجھا	جے سساس	بجھتی ہو

برائے مشق

آپ کے بن یوں ہے میری حالت اب
جیسے ہو کوئی مکان خالی سا

بحرِ مقتضب

بحرِ مقتضب مثمن سالم "غیر مستعمل"

یہ بحر، بحرِ منسرح کے برعکس ہے۔

ارکان

مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن

وضاحت

یہ بحر بھی اُردو شاعری میں مستعمل نہیں ہے۔ اِس لیے تفصیلاً درج نہیں کی جا رہی۔

بحرِ مقتضب مثمن مطوع "کم مستعمل"

ارکان

فاعلات مفتعلن دو بار ایک مصرع میں یعنی:

"فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن"

مثال

ع یارِ پر جفا سے ہمیں شوخ بے وفا سے ہمیں

تقطیع

فاعلات	مفتعلن	فاعلات	مفتعلن
یارُ پرج	فاس ہے	شوخ بے و	فاس ہمیں
کب اُمی د	وصل ہوی	کب اُمید	وصل ہوئی

برائے مشق

یار پر جفا سے ہمیں شوخ بے وفا سے ہمیں
کب اُمید وصل ہوئی کب اُمید وصل ہوئی (غالب)

بحرِ مقتضب مثمن مطوی مقطوع ''کم مستعمل''

ارکان

فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

مثال

ذکر اُس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا
ہو گیا رقیب آخر تھا جو رازداں اپنا (غالب)

تقطیع

فاعلات	مفعولن	فاعلات	مفعولن
ذک رُاس پ	ری وش کا	اور پھر ب	یااپ نا
ہوگیار	قی ب آخر	تھاج راز	دااپ نا

وضاحت

یہ بحر، بحرِ ہزج اشتر کے ہم وزن ہے اس کے ارکان ''فاعلن مفاعیلن فاعلن

مفاعیلن''ہیں اور اب ہم بحرِ مقتضب مثمن مطوی مقطوع کی مثال کے لیے دیئے گئے۔شعر کی تقطیع بحرِ ہزج اشتر کے وزن پر کر کے دکھائیں گے۔

تقطیع

فاعلن	مفاعیلن	فاعلن	مفاعیلن
ذک رُس	پری وش کا	اور پھر	بیا اپ نا
ہو گیا	رقی باخر	تھا ج را	زدا اپنا

برائے مشق

کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر بڑا پایا
دل کہاں کہ گم کیجیے ہم نے مدعا پایا (غالبؔ)

بحرِ طویل

بحرِ طویل مثمن سالم "کم مستعمل"

ارکان

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

فعولن، مفاعیلن دوبار ایک مصرع میں یعنی:

مثال

نہ کر تو جفاکاری نہ کر تو یہ عیاری
خدا سن سبھی میں ہے خدا سن سبھی میں ہے (آغا صادق)

تقطیع

مفعولن	مفاعیلن	فعولن	مفاعیلن
ن کر تو	جفاکاری	ن کر تو	یہ عی یاری
خدا سن	سبھی مے ہے	خدا سن	سبھی مے ہے

برائے مشق

تمہاری جدائی میں لبوں پر دم آیا ہے
کوئی تنگ جی سے یوں مسیحا کم آیا ہے (صفی امروہوی)

بحرِ مدید

بحرِ مدید مثمن سالم "مستعمل"

ارکان

فاعلاتن فاعلن دو بار ہر مصرع میں یعنی:

فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن

مثال

کس کا لطف بے کراں کارفرما ہو گیا
زرّہ صحرا ہو گیا قطرہ دریا ہو گیا (آغا صادق)

تقطیع

فاعلاتن	فاعلن	فاعلاتن	فاعلن
کس ک لطفے	بے کرا	کارفرما	ہوگیا
زرر صح را	ہوگیا	قطرِ دریا	ہوگیا

برائے مشق

اور تو باتیں بری چھوڑ دیں سب خیر سے
پر نہ اس کوچے کی باز آیا اب تک سیر سے

بحرِ بسیط

بحرِ مدید مثمن سالم "غیر مستعمل"

ارکان

مستفعلن فاعلن دوبار ہر مصرع میں یعنی:

مستفعلن	فاعلن	مستفعلن	فاعلن

مثال

گھبرا گیا گھر میں دل اُلفت ہوئی دشت سے
بہلائیں دل اے جنوں جنگل کی اب گشت سے

تقطیع

مس تف علن	فاعلن	مس تف علن	فاعلن
گھب را گیا	گھر م دل	اُل فت ہوی	دش تسے
بہلاہ دل	اے جنو	جنگل ک اب	گش تسے

برائے مشق

گھبرا گیا گھر میں دل اُلفت ہوئی دشت سے
بہلائیں دل اے جنوں جنگل کی اب گشت سے

بحرِ بسیط مثمن مخبون "غیر مستعمل"

ارکان

مفاعلن فعلن دو بار ہر مصرع میں یعنی:

مفاعلن فعلن مفاعلن فعلن

مثال

ع دِکھا دے شکل ذرا صنم برائے خدا

تقطیع

مفاعلن	فعلن	مفاعلن	فعلن
دکھادشک	ل ذرا	صنم ہرا	ے خدا

برائے مشق

دکھا دے شکل ذرا صنم برائے خدا
یہ ہے سوال مرا گلہ رہے نہ ذرا

بحرِ بسیط مثمن مطوی "کم مستعمل"

ارکان

مفتعلن فاعلن دو بار مصرع میں یعنی:

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن

مثال

شوق مری لے میں ہے شوق مری لے میں ہے
نغمۂ اللہ ہو میرے رگ و پے میں ہے

تقطیع

مفتعلن	فاعلن	مفتعلن	فاعلن
شوق مری	لےم ہے	شوق مری	لےم ہے
نغم ءال	لہ ہو	میر رگو	پےم ہے

برائے مشق

غیب سے بھیجا تجھے ٹاپتا پھرتا تھا جب
دشت میں بھٹکا ہوا قافلۂ بے رہنما (حالی)

بحرِ کامل

بحرِ کامل مثمن سالم "مستعمل عام"

ارکان

متفاعلن چار بار ہر مصرع میں یعنی:

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

مثال

مری داستانِ الم تو سن، کوئی زلزلہ نہیں آئے گا
مرا مدعا نہیں آئے گا، ترا تذکرہ نہیں آئے گا (بیدل حیدری)

تقطیع

متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن
م رداستا	ن الم ت سن	ک وزل زلہ	ن ہ آ ء گا
م رمدعا	ن ہ آ ء گا	ت ر تذکرہ	نہ آ ء گا

برائے مشق

مری زندگی کے النگ میں، کئی گھاٹیاں کئی موڑ ہیں
تری واپسی بھی ہوئی اگر تجھے راستہ نہیں آئے گا
اگر آئے دشت میں جھیل تو، ذرا احتیاط سے پھینکنا
کہ میں برگِ خشک ہوں دوستو، مجھے ڈوبنا نہیں آئے گا

بحرِ کامل مثمن مضمر "غیر مستعمل"

ارکان

متفاعلن مستفعلن دوبار ہر مصرع میں یعنی
متفاعلن مستفعلن متفاعلن مستفعلن

مثال

نہ ہوئی کبھی مجھ سے خطا نہ ہوا کرو مجھ پر خفا
نہ دیا کرو تم گالیاں نہ کیا کرو مجھ پر جفا

تقطیع

متفاعلن	مستفعلن	متفاعلن	مستفعلن
ن ہوئی کبھی	مجھ سے خطا	ن ہوا کرو	مجھ پر خفا
ن دیا کرو	تم گالیا	نہ کیا کرو	مجھ پر جفا

برائے مشق

نہ ہوئی کبھی مجھ سے خطا نہ ہوا کرو مجھ پر خفا
نہ دیا کرو تم گالیاں نہ کیا کرو مجھ پر جفا

بحرِ کامل مسدس مضمر مذال "غیر مستعمل"

ارکان

متفاعلن مستفعلن مستفعلان

مثال

ترے ہجر سے آئی ہے لب پر جانِ زار
یہ بتا مجھے تو تھا کہاں اے گلزار

تقطیع

متفاعلن	مستفعلن	مستفعلان
ترہج رسے	آئی ہ لب	پر جان زار
یہ بتا مجھے	تو تھا کہا	اے گل عزار

برائے مشق

ترے ہجر سے آئی ہے لب پر جانِ زار
یہ بتا مجھے تو تھا کہاں اے گلعزار

بحرِ کامل مسدس سالم "مستعمل عام"

ارکان

متفاعلن تین بار ہر مصرع میں یعنی:

متفاعلن متفاعلن متفاعلن

مثال

ترا ہنس کے مجھ کو پکارنا مجھے یاد ہے
کوئی گیت جیسے ڈھلا ہوا کسی ساز میں

تقطیع

متفاعلن	متفاعلن	متفاعلن
ت رہنس ک مجھ	ک پکارنا	مجھ یاد ہے
کہ وگی تجے	س ڈھلا ہوا	ک سساز مے

برائے مشق

ترا ہنس کے مجھ کو پکارنا مجھے یاد ہے
کوئی گیت جیسے ڈھلا ہوا کسی ساز میں

وضاحت

آج کل بعض شعرا کرام کی بحرِ کامل کے ان تین ارکان میں غزلیں بھی دیکھنے میں آئی ہیں۔ اِس لیے ان تین ارکان کو ایک بحر کی صورت میں متعارف کروانے کی کوشش کی ہے۔

بحرِ کامل مربع سالم "مستعمل عام"

ارکان

متفاعلن متفاعلن

مثال

دِل و سینہ اپنے نگار ہیں
تری پلکیں ہیں کہ کٹار ہیں

تقطیع

متفاعلن	متفاعلن
دل سی ن اپ	ن فگار ہے
تر پل ک ہے	ر کٹار ہے

برائے مشق

جو تھے جانے والے چلے گئے
ابھی باقی حسرت و یاس ہے

بحرِ جدید

بحرِ جدید مسدس سالم ''غیر مستعمل''

یہ بحر، ایرانیوں کی اختراع کردہ ہے۔

ارکان

فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن

مثال

ع کچھ نہیں باقی رہا اب جز نامِ دل

تقطیع

فاعلاتن	فاعلاتن	مس تفع لن
کچھ نہی با	قی رہا اب	جز نامِ دل

برائے مشق

لے گا وہ بے مروّت آرامِ دل
کچھ نہیں باقی رہا اب جز نامِ دل

بحرِ جدید مسدس مخبون "کم مستعمل"

<u>ارکان</u>

فعلاتن فعلاتن مفاعلن

<u>مثال</u>

نہ بجھے بادِ مخالف سے تو کبھی
یہ مرا بار خدایا چراغِ دل (انشاء)

<u>تقطیع</u>

فعلاتن	فعلاتن	مفاعلن
ن بجھے با	دمخالف	س تو کبھی
یہ مرا با	رخدایا	چراغِ دل

<u>برائے مشق</u>

غزل اب اور بھی بحروں میں کہہ کے پڑھ
نہ مِلا اس میں بھی انشاء سراغِ دل (انشاء)

بحرِ جدید مربع مکفوف "غیر مستعمل"

<u>ارکان</u>

فاعلات مس تفع لن

مثال

اعتبار کچھ تو رکھو
اتنے بدگماں مت بنو

تقطیع

فاعلات مس تفع لن
اع تبار کچھ تو رکھو
ات ن بدگ مامت ب نو

برائے مشق

اعتبار کچھ تو رکھو
اتنے بدگماں مت بنو

بحرِ سریع

بحرِ سریع مثمن سالم "غیر مستعمل"

ارکان

مستفعلن مفعولات دو بار ہر مصرع میں یعنی

مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات

وضاحت

یہ بحر متروک کی حد تک غیر مستعمل ہے۔ اس کا ذِکر صرف تعارف کی حد تک ملتا ہے وگرنہ اُردو شاعری میں اس کا استعمال کہیں دیکھنے کو نہیں مِلا۔ لہٰذا یہاں بھی صرف تعارف بحر کے لیے درج کر رہے ہیں۔

بحرِ سریع مسدس مطوی مکسوف موقوف "مستعمل"

ارکان

مفتعلن مفتعلن فاعلات (موقوف)

یا

مفتعلن مفتعلن فاعلن (مکسوف)

وضاحت

شعر کے عروض عجز میں فاعلات (موقوف) یا فاعلن (مکسوف) میں سے کوئی ایک یا ایک مصرع موقوف دوسرا مکسوف یا ایک مصرع مکسوف دوسرا موقوف کر سکتے ہیں۔

مثال

رازِ نہاں گریہ سے کھل جائے گا
ہونا ہے رُسوا سرِ بازار شرط

تقطیع

مفتعلن	مفتعلن	فاعلن
رازِنہا	گریہ س کھل	جاے گا
مفتعلن	مفتعلن	فاعلات
ہون ہ رس	واس رِبا	زارشرط

برائے مشق

شرک سے دل جب کہ جدا ہو گیا
سنگ سے بت، بت سے خدا ہو گیا

وضاحت

فارسی شعرا اس بحر میں ''مفتعلن'' مطوی کی جگہ ''مفعولن'' مقطوع بھی لاتے ہیں۔

مثال

وارث ملک است محمد حکیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کی تقطیع دیکھئے:

تقطیع

مفتعلن	مفتعلن	فاعلات
وارث مِل	کست محم	مدحکیم
مفعولن	مفعولن	فاعلات
بسم اللہ	الرحم	ن الرحیم

ایک اور مثال:

جس گھڑی اللہ اکبر کہا
کٹتا تھا لوگوں کا چھری سے گلا

تقطیع

مفتعلن	مفعولن	فاعلن
جس گ ڑال	لا ہوا ک	بر کہا
مفتعلن	مفتعلن	فاعلن
کٹن تھ لو	گوک چھری	سے گلا

بحرِ سریع مسدس مطوی مقطوع مجدوع منحور "غیر مستعمل"

ارکان

مفتعلن مفعولن فاع (مجدوع)

یا

مفتعلن مفعولن فع (منحور)

مثال

تو ہے سراپا حسن اور ناز
میں ہوں مجسّم سوز و گداز

شعر کے عروض و عجز میں ''فاع'' مجدوع یا ''فع'' منحور میں سے کوئی ایک یا دونوں لا سکتے ہیں۔

تقطیع

مفتعلن	مفعولن	فاع
تو ہ سرا	پاحسن اور	ناز
مے ہ مجس	سم سوز گ	داز

برائے مشق

تو ہے سراپا حسن اور ناز
میں ہوں مجسّم سو ز و گداز

ایک اور شعر کی مثال دیکھئے:

عشق کا دیوانہ ہے دل
ابرو سے اس کی جاں بسمل

تقطیع

مفتعلن	مفعولن	فع
عشق ک دی	وانہ ہے	دل
اَبرس اُس	کی جابس	مل

برائے مشق

عشق کا دیوانہ ہے دل
ابرو سے اُس کی جاں بسمل

بحرِ سریع مسدس مجنون مکسوف ''غیر مستعمل''

ارکان

مستفعلن مستفعلن فعولن

مثال

اے دل نہ جا زلفوں میں اُس صنم کی
ہر چین اس کی قید ہے ستم کی

تقطیع

مستفعلن	مستفعلن	فعولن
اے دل نجا	زلفوم اُس	صنم کی
ہر چے ن اس	کی قے د ہے	ستم کی

برائے مشق

اے دل نہ جا زلفوں میں اس صنم کی
ہر چین اس کی قید ہے ستم کی

بحرِ قریب

بحرِ قریب مسدس سالم "غیر مستعمل"

ارکان

مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن

مثال

ع جلے کچھ دیپ آنگن میں شام سے ہی

تقطیع

مفاعیلن	مفاعیلن	فاع لاتن
جلے کچھ دی	پ آ گن سے	شام سے ہی

برائے مشق

ترے لعلیں لبوں کے اِک جام سے ہی
ہوا مدہوش میں ساقی شام سے ہی

بحرِ قریب مسدس مکفوف "کم مستعمل"

ارکان

مفاعیل مفاعیل فاع لاتن

مثال

قیامت کے کچھ آثار آئے ہوں گے
جب آنگن میں مرے یار آئے ہوں گے

تقطیع

مفاعیل	مفاعیل	فاع لاتن
قیامت ک	کچھا ثار	آئے ہوگے
جب اگن م	مرے یار	آئے ہوگے

برائے مشق

نہیں چاک گریباں یہ چاک دل ہے
ترے تارِ نظر ہی سے سل سکے گا (آغا صادق)

بحرِ قریب مسدس مکفوف محذوف مقصور "کم مستعمل"

ارکان

مفاعیل مفاعیل فاعلن (محذوف)

یا

مفاعیل مفاعیل فاع لان

مثال

کروں شکوہ شکایت نہ کیوں بھلا
مرے غم سے اُسے ہے خبر نہیں

تقطیع

مفعول	مفاعیل	فاع لاتن
کوکرت	ہمجھ کوت	یاررُس وا
پھر تجھ ک	ملے گان	مجھ س شے دا

برائے مشق

قسمت یوں مری تیرے سات آئی
لگ جاؤ گلے چاند رات آئی

بحرِ قریب مسدس اخرب مکفوف مقصور محذوف "کم مستعمل"

ارکان

مفعول مفاعیل فاعلن (محذوف)

یا

مفعول مفاعیل فاع لان (مقصور)

مثال

اے یار چلو باغ سیر کو
پر ساتھ نہ لے چلنا غیر کو

تقطیع

مفعول	مفاعیل	فاع‌لن
اے یار	چلو باغ	سیر کو
پر ساتھ	ن لے چلن	غیر کو

برائے مشق

اس شوخ سے پیدا ہو کیسے ربط
گستاخ ہیں ہم اور وہ بدمزاج

تقطیع

مفعول	مفاعیل	فاع	لان
اس شوخ	س پیداہ	کیس	ربط
گستاخ	ہ ہم اُرو	بدم	زاج

بحرِ قریب مسدس اخرم اضرب ''غیر مستعمل''

ارکان

مفعولن مفعول فاع لاتن

مثال

دُکھ بھگتے اس عشق کی بدولت
مُدّت تک پائی نہ ہم نے راحت

تقطیع

مفعولن	مفعول	فاع لاتن
دُکھ بھگتے	اس عشق	کی ب دولت
مُدّت تک	پائی ن	ہم ن راحت

برائے مشق

دُکھ بھگتے اِس عشق کی بدولت
مُدّت تک پائی نہ ہم نے راحت

بحرِ قریب مسدس اضرب اخرم ''غیر مستعمل''

ارکان

مفعول مفعولن فاع لاتن

مثال

جانی چلو جلدی اُٹھ کھڑے ہو
مت جاؤ اتنی خفگی نہ کیجے

تقطیع

مفعول	مفعولن	فاع	لاتن
جانی چ	لوجلدی	اُٹھ کھ	ڑے ہو
مت جاو	اتنی خف	گی ن	کے جے

برائے مشق

جانی چلو جلدی اُٹھ کھڑے ہو
مت جاؤ اتنی خفگی نہ کیجے

بحرِ وافر

بحرِ وافر مثمن سالم (بہت کم مستعمل ہے)

یہ بحر بحرِ کامل کے برعکس ہے بحرِ کامل کا رکن ''متفاعلن'' متفا + علن = فاصلہ صغریٰ + وتد مجموع جب کہ بحر وافر کا رکن ''مفاعلتن'' مفا + علتن = وتد مجموع + فاصلہ صغریٰ کے اور اگر متفاعلن کی ترتیب کو اُلٹایا جائے یعنی ''علن متفا'' تو یہ مفاعلتن کے وزن پر ہوگا لیکن بحرِ کامل کی نسبت بحر وافر اُردو شاعری میں بہت ہی کم دیکھنے میں آئی ہے جب کہ آج کل شاید کہیں بھی نہیں۔

ارکان

مفاعلتن چار بار ہر مصرع میں یعنی:

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

مثال

کسی سے ہے مجھ میں تاب وتواں، کسی سے ہے میری جان میں جاں
گوارا نہیں جدائی مجھے ، کسی سے مجھے جدا نہ کرو

تقطیع

مفاعلتن	مفاعلتن	مفاعلتن	مفاعلتن
کسی س ہ مجھ	م تاب توا	کسی س ہے	رجان مجا
گوارانہیں	جدای مجھے	کسی س مجھے	جدان کرو

برائے مشق

مسیح سے بھی نہ ہوگی شفا کسی سے بھی اِلتجا نہ کرو
دوا بھی عبث دُعا بھی عبث دوا نہ کرو دُعا نہ کرو (آغا صادق)

بحرِ مشاکل

بحرِ مشاکل مسدس سالم "غیر مستعمل"

وضاحت

یہ بحر بحرِ قریب کی ترتیب کو تبدیل کر کے بنائی گئی ہے۔ بحرِ قریب کی ترتیب مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے۔

ارکان

فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن

یہ بحر آج کل اُردو شاعری میں کہیں بھی نہیں ملتی اور تقریباً اس کا استعمال متروک کے مترادف ہے۔ اِس لیے اس کے بارے میں صرف مختصراً درج کر دیا گیا ہے۔

بحرِ مشاکل مسدس مکفوف مقصور "غیر مستعمل"

ارکان

فاعلات مفاعیل مفاعیل

مثال

دردِ دل کی کرے ہائے دوا کون
چارہ گر ہے بتا تیرے سوا کون

تقطیع

فاعلات	مفاعیل	مفاعیل
دردِدل ک	کرے ہائے	دواکون
چارہ گر	بتا تیر	سواکون

برائے مشق

بارِغم کو اُٹھانا ہی پڑا آہ
داغ ہجر کو کھانا ہی پڑا آہ (آغاصادق)

بحرِ مشاکل مثمن مکفوف مقصور ''غیر مستعمل''

وضاحت

یہ بحر اُردو شاعری میں کہیں بھی مستعمل نہیں صرف عروض کی کتب میں بیان کی حد تک لکھی اور پڑھی جاتی ہے۔

ارکان

فاعِلاَت مَفاَعِیل فاعِلاَت مَفاَعِیل

مثال

لوٹتے ہیں شب و روز مست یوں بسرِ خاک
یوں بہار میں انگڑائیاں ہی لیں شجرِ تاک

تقطیع

فاع لات	مفاعیل	فاع لات	مفاعیل
لوٹ تے ہ	شبوروز	مست یوب	سرِ خاک
یوب ہار	م ان گڑا	یاہ لےش	جرتاک

مثال

لوٹتے ہیں شب و روز مست یوں بسرِ خاک
یوں بہار میں انگڑائیاں ہی لیں شجر تاک

رُباعی

رُباعی

رُباعی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ شعرائے عجم (ایرانیوں) کی ایجاد ہے اور اس کا موجد ''رودکی'' نامی ایک شخص تھا جس نے اوزان رُباعی ''بحرِ ہزج'' کو مزاحف کر کے بنائے۔

رُباعی میں چار مصرعے ہوتے ہیں اور یہ چاروں مصرعے اوزانِ رُباعی (اوزانِ رُباعی چوبیس ہیں جن کی تفصیل ہم آگے بیان کریں گے) میں سے کسی ایک یا مختلف اوزان میں کہے جا سکتے ہیں جو کہ رُباعی کے لیے مختص ہیں۔

البتہ نظم یا غزل وغیرہ رُباعی کے اوزان میں سے کسی بھی ایک پر کہی جا سکتی ہے اور بعض شعرا نے ان اوزان پر نظمیں یا غزلیں کہی بھی ہیں۔ مثلاً اگر آپ کسی نظم یا غزل کے لیے اوزانِ رُباعی میں سے کوئی ایک وزن منتخب کرتے ہیں تو اس نظم یا غزل کے تمام مصرعے اُسی ایک وزن پر ہوں گے۔ رُباعی کی طرح آپ ایسا نہیں کر سکتے کہ ایک مصرع ایک وزن پر ہو اور دوسرا دوسرے وزن پر۔

اوزانِ رُباعی

اوزانِ رُباعی چوبیس ہیں اور یہ تمام اوزان ''بحرِ ہزج'' سالم کے ارکان پرنو (۹) زحافات کے بعد حاصل شدہ ارکان سے وجود میں آئے ہیں۔ بحرِ ہزج کی تقطیع ایک مصرع میں ''مفاعیلن'' چار مرتبہ ہے۔ مثلاً:

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اور جن زحافات کے نتیجے میں اوزانِ رُباعی بنتے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔خرب ۲۔خرم ۳۔قبض ۴۔کف

۵۔ہتم ۶۔جب ۷۔بتر ۸۔شتر

۹۔زلل

ان زحافات کے نتیجے میں بننے والے چوبیس اوزان میں سے بارہ اخرب اور بارہ اخرم ہیں۔ یعنی اوزانِ اخرب میں صدر وابتدا ''مفعول'' ہے اور اوزانِ اخرم میں صدر وابتدا ''مفعولن'' ہے۔

بعض عروضیوں کے نزدیک رُباعی میں اخرب کو اخرم اور اخرم کو اخرب سے نہیں ملانا چاہیے، یعنی رُباعی کا پہلا مصرع اگر اخرب ہو تو دوسرے مصرعے بھی اخرب میں ہونے چاہئیں اور اگر پہلا مصرع اخرم کا ہو دوسرے مصرعے بھی اخرم میں ہوں لیکن اساتذہ کے کلام میں اس کی قید کم ہی دیکھنے میں آئی ہے بلکہ اساتذہ کی رُباعیوں کو پڑھا جائے تو اُن کی رُباعیوں میں یا تو چاروں مصرعے ایک وزن پر یا پھر ہر مصرع علیحدہ علیحدہ وزن پر یا بعض مصرعے ایک وزن پر اور بعض مصرعے دوسرے وزن پر ملتے ہیں، یعنی بلا تمیز اوزانِ اخرب اور اوزانِ اخرم۔ چند ایک مثالیں دیکھیں:

میر تقی میر

چپکا چپکا نہ پھرا کر تو غم سے
کیا حرف و سخن عیب ہے کچھ محرم ہے
آخر کو رُکے رہتے جنون ہوتا ہے
اے میرؔ کوئی بات کیا کر ہم سے

مرزا غالب

دُکھ جی کے پسند ہو گیا ہے غالبؔ
دل رُک کر بند ہو گیا ہے غالبؔ
واللہ کہ شب کو نیند آتی ہی نہیں
سونا سوگند ہو گیا ہے غالبؔ

حیدر دہلوی

ہر چند کہ ہجرت زدہ انسان ہوں میں
معتوبِ سیاست ہوں پریشاں ہوں میں
اے ابنِ ادب تنگ نگاہی سے نہ دیکھ
اس عہد کی تاریخ کا عنواں ہوں میں

بیدل حیدری

تو نے اس دور میں پتھر کو تکلّم بخشا
جب کسی کو بھی سلیقہ نہ تھا گویائی کا
نگہِ شوق ہوا روضۂ اطہر بیدلؔ
اس سے بہتر کوئی مصرف نہیں بینائی کا

مامون ایمن

بشیر احمد بشیر

کس عہد کی بات رات اُتری دل میں
اِک درد کی کائنات اُتری دل میں
ساعت ساعت بدن میں شعلے لپکے
دھڑکن دھڑکن حیات اُتری دل میں

شکیل سروش

مخمور گلابوں سی جوانی لے کر
میرے لیے اِک شام سہانی لے کر
سینے کی تنی کٹوریوں میں اپنے
آئی تھی وہ انگور کا پانی لے کر

رُباعی کے اوزان

اوزان اخرب بارہ ہیں اور ان بارہ اوزان کا پہلا رُکن ''مفعول'' ہے۔

۱۔مفعول مفاعلن مفاعیلن فع ''اخرب مقبوض ابتر''

ع جب خاک پہ زیرِ خاک سونا ہوگا

۲۔مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع ''اخرب مقبوض زلل''

ع اِک روز کہی تھی تجھ کو میں نے بات

۳۔مفعول مفاعلن مفاعیل فعل ''اخرب مقبوض مکفوف مجبوب''

ع ہے رات کبھی بڑی کبھی دن ہے بڑا

۴۔مفعول مفاعلن مفاعیل فعول ''اخرب مقبوض مکفوف اہتم''

ع پھولوں کی قبا پہن کے پھرتے ہیں حسین

۵۔مفعول مفاعیلن مفعولن فع ''احزب اخرم ابتر''

ع جب تیری جدائی سے مر جاؤں گا

۶۔مفعول مفاعیلن مفعولن فاع ''احزب اخرم زلل''

ع اس آگ سے روشن ہو جائے گی رات

۷۔مفعول مفاعیلن مفعول فعل ''اخرب مجبوب''

ع آنکھیں ہیں گل نرگس غنچہ ہے دہن

۸۔مفعول مفاعیلن مفعول فعول ''اخرب اہتم''

ع جو شخص تجھے چُھو لے ہو جائے گلاب

۹۔مفعول مفاعیل مفاعیلن فع ''اخرب مکفوف ابتر''

ع انساں کے لیے علم بڑی دولت ہے

۱۰۔مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع ''احزب مکفوف زلل''

ع لاحول ولاقوۃ اللہ باللہ

۱۱۔مفعول مفاعیل مفاعیل فعل ''احزب مکفوف مجبوب''

ع دل گھر ہے خدا کا اُسے ویران نہ کر

۱۲۔مفعول مفاعیل مفاعیل فعول ''احزب مکفوف اہتم''

ع جس چیز کو چھو لے وہی ہو جائے گلاب

دائرۂ اخرب

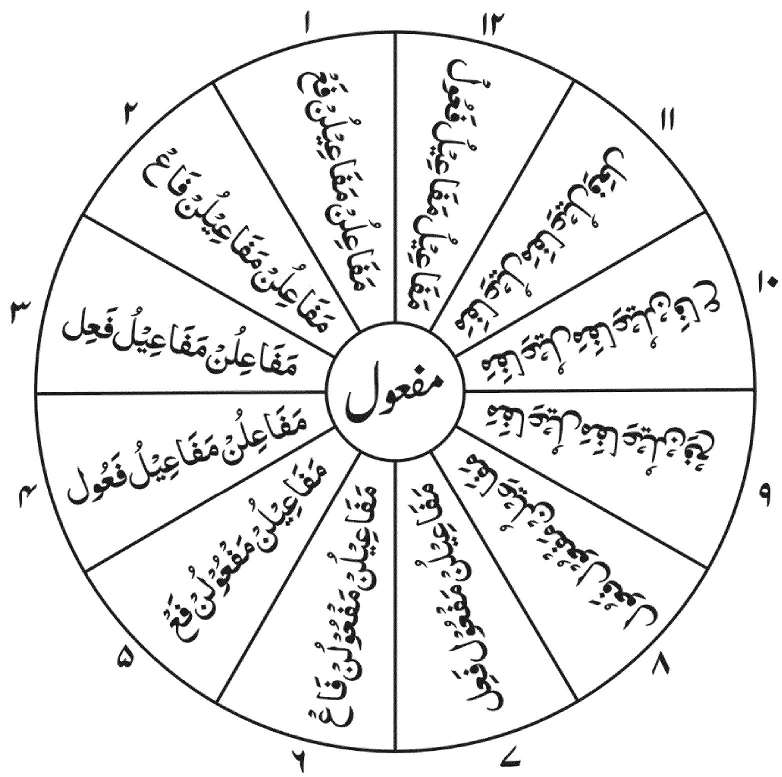

مفعول
مَفَاعِلُن مَفَاعِیلُن فَعْ
مَفَاعِلُن مَفَاعِیلُن فَاع
مَفَاعِلُن مَفَاعِیلُ فَعِل
مَفَاعِلُن مَفَاعِیلُ فَعُول
مَفَاعِیلُن مَفْعُولُن فَعْ
مَفَاعِیلُن مَفْعُولُن فَاع
مَفَاعِیلُن مَفْعُولُ فَعَل
مَفَاعِیلُ مَفَاعِیلُ فَعُول

رُباعی کے اوزان اخرم

رُباعی کے ان اوزانِ اخرم کا پہلا رُکن ''مفعولن'' ہے۔

۱۔مفعولن فاعلن مفاعیلن فع ''اخرم اشتر ابتر''
ع خوشبو خوشبو بدن شرابی آنکھیں

۲۔مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع ''اخرم اشتر زلل''
ع روتے روتے گزر گئی تھی وہ رات

۳۔مفعولن فاعلن مفاعیل فعل ''اخرم اشتر مکفوف مجبوب''
ع گو زخمی دل ہوا مگر شور نہ کر

۴۔مفعولن فاعلن مفاعیل فعول ''اخرم اشتر مکفوف اہتم''
ع آنتیں پڑھتی ہیں قل ہو اللہ مدام

۵۔مفعولن مفعول مفاعیلن فع ''اخرم اخرب ابتر''

ع آنکھوں میں اِک آگ سلگ اُٹھی ہے

۶۔مفعولن مفعول مفاعیلن فاع ''اخرم احزب زلل''

ع جی بھر کر رویا ہے دلِ پاگل آج

۷۔مفعولن مفعول مفاعیل فعل ''اخرم اخرب مکفوف مجبوب''

ع جیسے ہو آنکھوں میں کوئی دیپ جلا

۸۔مفعولن مفعول مفاعیل فعول ''اخرم اخرب مکفوف اہتم''

ع ڈھونڈا بھی لیکن نہ مِلا اس کا سراغ

۹۔مفعولن مفعولن مفعولن فع ''اخرم ابتر''

ع پی لے لیکن تھوڑی تھوڑی کر کے

۱۰۔مفعولن مفعولن مفعولن فاع ''اخرم زلل''

ع کلیوں جیسی رنگت خوشبو سی چال

۱۱۔مفعولن مفعولن مفعول فعل ''اخرم اخرب مجبوب''

ع اُن کی نظروں سے جب ملتی ہے نظر

۱۲۔مفعولن مفعولن مفعول فعول ''اخرم اخرب اہتم''

ع دن ہیں چھوٹے چھوٹے راتیں ہیں طویل

دائرہِ اخرم

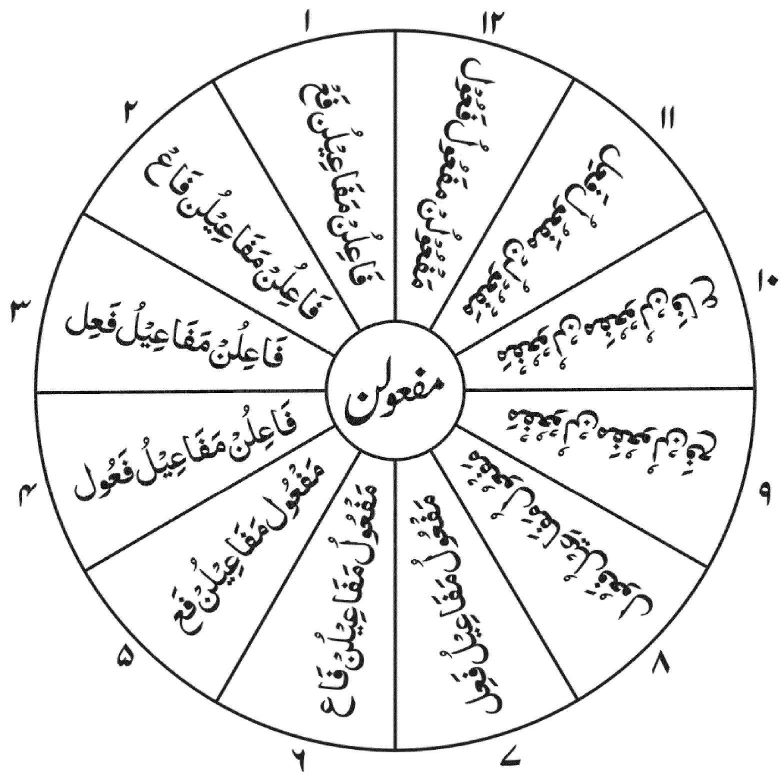
مفعولن
۱
فاعلن مفاعیلن فع
۲
فاعلن مفاعیلن فاع
۳
فاعلن مفاعیل فعل
۴
فاعلن مفاعیل فعول
۵
مفعول مفاعیلن فع
۶
مفعول مفاعیلن فاع
۷
مفعول مفاعیل فعول
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲

اس کتاب کی تیاری میں جن کتب سے مدد لی گئی ان میں مندرجہ ذیل کتابیں شامل ہیں:

قواعد العروض	سیّد غلام حسین قدر بلگرامی
العروض القوافی	پروفیسر اصغر علی رُوحی
بحر العروض	پنڈت کنھیا لال دہلوی
بحر الفصاحت	مولانا نجم الغنی
جوہر عروض	آغا صادق
شاعری کی پہلی کتاب	خواجہ محمد عبدالرؤف عشرت لکھنوی
شاعری کی دوسری کتاب	// // //
شاعری کی تیسری کتاب	// // //
شاعری کی چوتھی کتاب	// // //